عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۲۵

امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

"حضرت عیسیٰ" کا برطانیہ پر دعویٰ
ممبران پارلیمنٹ کے خلاف

صدیق آباد (ربوہ) میں
مجاہدین ختم نبوت
کی یلغار اور للکار

اصحاب اربع رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت وحشیؓ کا عظیم کارنامہ

بئی سے

مولانا عزیز الرحمٰن

کا

مرزا طاہر کے نام
کھلا خط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و پیش گوئیاں

ان معجزات کے بیان جن کا تعلق پھلوں اور پکے ہوئے کھانوں سے ہے

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد اپنے ذمہ بہت سارا قرض چھوڑ کر مر گئے قرض خواہوں سے میں نے کہا کہ میرے کھجور کے باغ میں جتنا پھل ہے قرض میں لے کر مان جائیں۔ انہوں نے انکار کیا چنانچہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ جانتے ہی ہیں میرے والد اپنے ذمہ بہت قرض چھوڑ کر جنگ احد میں شہید ہو گئے میری خواہش ہے آپ تشریف لے چلیں۔ تاکہ قرض خواہ آپ کی وجہ سے کچھ رعایت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا چلو ہر قسم کے چھوہاروں کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تمام اقسام کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا کر آپ کو تشریف آوری کی تکلیف دی۔ آپ کو دیکھ کر قرض خواہوں نے اور سختی سے تقاضا کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ صورت دیکھی تو ایک بڑی ڈھیری کے پاس پاس تین مرتبہ چکر لگا کر آپ اس ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔

چنانچہ اس ڈھیری میں ناپ ناپ قرض خواہوں کو دینا شروع کیا عجیب معجزہ ظاہر ہوا کہ میرے والد کے ذمہ جتنا قرض تھا سب اسی ڈھیر سے ادا ہو گیا۔ حالانکہ میری تمنا تھی کہ اگر میرے باغ کی ایک کھجور بھی نہ بچے سب قرض میں پوری ہو جائے تو بھی بہتر ہے۔ اللہ نے دوسری تمام ڈھیریاں بچا دیں۔ اور جس ڈھیری پر بیٹھ کر آپ نے میرا قرض چکایا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک چھوہارا بھی کم نہیں ہوا۔

ترمذیؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑے سے چھوہارے لایا اور عرض کیا کہ ان کے لئے دعائے برکت فرما دیجئے۔ آپ نے ان چھوہاروں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی کہ اپنے ناشتہ دان میں ان کو رکھ لو۔ جب خواہش ہو نکال کر کھایا کرنا۔ ہاں اس برتن میں سے تمام چھوہارے نہ نکالنا اور برتن کو کبھی خالی نہ کرنا۔

ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ان میں برکت کا یہ عالم ہوا کہ کتنے ہی من چھوہارے میں نے ان میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور ہمیشہ خود کھاتا اور دوسروں کو کھلاتا رہا۔ وہ توشہ دان میری کمر میں لٹکا رہتا تھا۔ حضرت عثمانؓ جس روز شہید کئے گئے اس دن یہ توشہ دان میری کمر سے کٹ کر کہیں گر گیا اور گم ہو گیا۔

یہ معجزہ تھا کہ چند چھوہاروں میں آپ کی دعا سے اتنی برکت ہوئی کہ منوں چھوہارے صدقہ کئے۔ اور تیس سال تک کھاتے کھلاتے رہے مگر حضورؐ کی دعا کی برکت سے کوئی کمی ظاہر نہیں ہوئی۔ علماء کا بیان ہے کہ عام انسانوں کے برے اعمال خواص کی برکتوں کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہی ہوا کہ حضرت عثمانؓ کا قتل اتنا بڑا گناہ تھا کہ ابو ہریرہؓ کے ساتھ جو دائمی برکت تھی وہ جاتی رہی۔ اس توشہ دان کے گم ہونے پر ابو ہریرہؓ کا ایک شعر منقول ہے

”یعنی لوگوں کو آج صرف ایک غم ہے اور مجھے دو دو غم ہیں۔ ایک غم توشہ دان کے گم ہونے کا اور دوسرا حضرت عثمانؓ کی شہادت کا۔“

ابو داؤدؒ نے دکینؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ قبیلہ احمس کے چار سو سواروں کو سفر کا توشہ دو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جن چھوہاروں میں سے آپ چار سو آدمیوں کو توشہ دینے کا حکم دیتے ہیں وہ چھوارے صرف چار صاع ہیں۔ اتنے کم چھوہاروں سے کیسے اتنے آدمیوں کو توشہ دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ تو سہی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ گئے اور ان سب سواروں کو توشہ دیا۔ پھر بھی چھوارے سب کے سب بچ گئے۔

اللہ اللہ دیا جما کر تقریباً چودہ سیر چھوہاروں میں چار سو آدمیوں کو توشہ دینے کے بعد چھوہاروں میں کوئی کمی نہ آئی۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں اصحابیوں کو بھوک کی تکلیف پہنچی یعنی توشہ کم تھا لوگ بھوکے رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کی۔

یا رسول اللہ تھوڑا بہت توشہ جو لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے۔ آپ جمع کر کے برکت فرما دیجئے۔ آپ نے کھال کا ایک دستر خوان بچھوا کر بچا ہوا توشہ منگوایا۔ کوئی مٹھی بھر جوار، کوئی مٹھی بھر چھوارے اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک جگہ اس تھوڑے سے سامان کو رکھ کر برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اپنے اپنے برتن اس سے بھر لو۔

چنانچہ سارے لشکر نے برتن بھر لئے۔ اور خوب آسودہ ہو کر کھایا اور پھر بھی کھانا بچ رہا۔ اس وقت آنحضورؐ نے فرمایا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اور جو کوئی یقین کے ساتھ یہ کلمہ کہے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔

صحیحین میں انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بھوک کا اثر اور بھوک کی وجہ سے ضعف معلوم ہو رہا ہے۔ اگر تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہو تو لاؤ۔

ام سلیم نے کچھ جو کی روٹیاں نکالیں اور ابو طلحہؓ نے ایک دوپٹہ میں لپیٹ کر انسؓ کے ہاتھ مسجد میں بھجوائیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم کو ابو طلحہ نے کھانا دے کر بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے حاضرین سے کہا چلو ابو طلحہ کے گھر چلو۔ آپ کے ساتھ سب لوگ ابو طلحہ کے گھر کی طرف چلے میں نے آگے بڑھ کر ابو طلحہ کو خبر دی۔ کہ آپ اور آپ کے ساتھ بہت سارے صحابہؓ تشریف لا رہے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۴ تا ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۵ نومبر تا یکم دسمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۲۵

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف محمود • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف مظاہری
باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی -/۵۱ روپے
سہ ماہی -/۲۵ روپے ـــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــــ ۳۷۵ "
ایشیا ـــــ ۳۷۵ "

صدیق آباد (ربوہ) میں مجاہدین ختم نبوّت کی یلغار اور للکار

جب سے قادیانیوں کے شہر نام نہاد ربوہ کو برائے نام آزادی ملی ہے۔ اس وقت سے وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو مراکز قائم ہیں۔ سب سے پہلا مرکز مسجد محمدیہ کے مبارک نام سے ریلوے اسٹیشن پر قائم کیا گیا جہاں درس وتدریس، وعظ وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ وقتاً فوقتاً وہاں تبلیغی جلسے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ یہ مرکز چونکہ ربوہ کے عین وسط میں واقع ہے اور یہاں سے اٹھنے والی آواز پورے ربوہ حتیٰ کہ نام نہاد ایوان خلافت تک جا کے ٹکراتی ہے۔ جس سے قادیانی خوب کڑھتے ہیں۔ وہاں کے امام ومعلم پر قادیانیوں نے حملہ کرا کے اس آواز اور اس مرکز کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی تمام تر کوششوں، سازشوں اور منصوبوں کے باوجود اس مرکز اور وہاں سے اٹھنے والی آواز کو ختم نہ کر سکے اور نہ ختم کر سکتے ہیں۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

دوسرا اور بڑا مرکز جانب مشرق مسلم کالونی میں واقع ہے یہاں عظیم الشان جامع مسجد اور مدرسہ ختم نبوت قائم ہیں۔ یہ ایک وسیع وعریض مرکز ہے جہاں سالانہ ختم نبوت کانفرنس انتہائی شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشمند، وکلاء، طلباء اور سیاسی رہنما، شرکت کر کے اپنے زریں خیالات کا اظہار کرنے کے علاوہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت سے اپنے قلبی لگاؤ کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں منعقد ہونے والی کانفرنسیں فتنۂ قادیانیت پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہیں۔ الحمد للہ جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا، اب تک جاری وساری ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔ پہلے یہ کانفرنس سہ روزہ اور دو روزہ منعقد ہوتی تھیں۔ لیکن اس مرتبہ غیر موسمی سیلاب نے پورے پنجاب کا نظام مواصلات درہم برہم کر دیا۔ ریلوے لائنیں، سڑکیں، اکھڑ گئیں۔ اس صورت حال کی وجہ سے امسال منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس دو روزہ کی بجائے یک روزہ کر دی گئی۔

الحمد للہ رکاوٹوں کے باوجود شمع رسالت اور ختم نبوت کے پروانوں نے کراچی سے لیکر خیبر تک اور لاہور سے لیکر گوادر پشین بلوچستان تک کے ہزاروں پروانوں نے بھرپور شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جہاں بھی اور جس وقت بھی ہمیں دعوت دے گی ہم اس پر لبیک کہیں گے اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں گے

کانفرنس کی کامیابی کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شرکاء کی سہولت کے لیے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے گئے تھے۔ لیکن بھرپور حاضری کی وجہ سے وہ بھی ناکافی ہو گئے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری اور عالمی مجلس کے مبلغین حضرات نے آس پاس کے شہروں، سرگودھا، خوشاب، بھلوال، جھنگ، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کا طوفانی دورہ کر کے کانفرنس کے یک روزہ ہونے کی اطلاع، پہنچائی، چھوٹے چھوٹے قصبات اور دیہات کا بھی دورہ کیا اس دورے میں مبلغین نے جماعتی احباب سے ملاقاتوں کے علاوہ مساجد میں عام اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔

مبلغین حضرات کی کوششیں اور محنتیں رنگ لائیں اور ۱۲ اکتوبر سے ہی قافلے بسوں، ویگنوں، اور دوسرے ذرائع سے پہنچنا شروع ہوگئے۔ یہاں تک کہ جمعہ کے دن وہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔

پنڈال اور مدرسہ ختم نبوت کو اندر اور باہر سے بڑے چھوٹے بینروں سے نہایت ہی سلیقہ کے ساتھ سجایا گیا تھا جن پر نعرے اور مطالبات درج تھے۔ صبح نو بجے سے اجلاس شروع ہوئے اور نماز عصر تک جاری رہے۔ درمیان میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ چونکہ مقررین کثیر تعداد میں پہنچے ہوئے تھے اس لیے مقررین حضرات کو بمشکل پانچ پانچ اور دس دس منٹ ہی مل سکے۔

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے گذشتہ ۱۰ جون کو قادیانیوں کے جھوٹے پیشوا مرزا طاہر نے "مباہلہ" کا جو چیلنج دیا تھا اس بارے میں ہم بار بار اظہار خیال کر چکے ہیں کہ مباہلہ نہیں بلکہ اس عنوان سے ملک اور بیرون ملک کو خطرناک کھیل کھیلنے کا پروگرام ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کو "مباہلہ" کی بڑی اور اہم کامیابی کہنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مرزا طاہر کے اس نام نہاد مباہلہ کی شرائط میں یہ بات درج ہے کہ جسے میری یہ تحریر منظور ہو وہ اس پر دستخط کر دے۔ صدر ضیاء الحق نے مرزا طاہر کے اس چیلنج کو دیوانے کی بڑ کی طرح کوئی اہمیت نہیں دی۔ اس لیے اس کا اطلاق صدر ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کی موت پر نہیں ہو سکتا۔ ہاں قادیانیوں کی یہ سازش تھی جس کے بارے میں ہم پہلے ہی خبردار کر چکے تھے۔

الغرض چونکہ یہ نام نہاد مباہلہ آج کل عام زیر بحث ہے اس لیے یک روزہ ختم نبوت کانفرنس میں اکثر مقررین نے اس موضوع پر اظہار خیال کیا اور مرزا طاہر سمیت اس کی پوری ذریت کو خود ان کے اپنے شہر (ربوہ) میں للکارا کہ وہ جرأت کریں اور میدان میں آئیں لیکن پورے دن انتظار کے باوجود مرزا طاہر نے تو کیا آنا تھا کوئی اس کا نمائندہ بھی نہ آیا۔ اور نہ ہی آسکتا ہے۔ چنانچہ مقررین نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ مرزا طاہر نے قادیانیت اور اس کی "خلافت" سے برگشتہ، بددل اور مایوس قادیانیوں کو تسلی دینے اور ان کا دل مطمئن کرنے کے لیے مباہلہ کے نام سے ایک چال چلی ہے۔ اور یہ مباہلہ نہیں ڈھونگ ہے۔

ختم نبوت کانفرنس کا کھلا اجلاس شروع ہونے سے پہلے اور رات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں متعدد علاقوں کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ جمعہ کی صبح کو مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا جس میں مرکزی عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا جانا تھا۔ یہ اجلاس حضرت امیر مرکزیہ مرشد العلماء خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر صدارت ہوا اجلاس میں مرکزی مجلس عمومی کے اراکین نے بھرپور شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مختلف مقررین نے اظہار خیال کیا۔ ان میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ، اور مولانا اللہ وسایا نے عالمی مجلس کی سابقہ تاریخ اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لیے عالمی مجلس کی ملک اور بیرون ملک خدمات کو بیان کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ کی تقریر حاصل اجلاس تھی۔ تقاریر کے بعد امیر مرکزیہ کے لیے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور نائب امیر کے لیے حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ کا نام نامی اسم گرامی پیش کیا گیا جس پر کسی نے بھی اپنی مخالف رائے کا اظہار نہیں کیا۔ اور متفقہ طور پر حضرت مدظلہ امیر، اور حضرت مفتی صاحب کو نائب امیر منتخب کیا گیا۔ جبکہ دیگر عہدہ داروں کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ اس موقع پر یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ آئندہ سال ۱۹۸۹ء پوری دنیا میں تحفظ ختم نبوت سال کے طور پر منایا جائے گا جس میں عالمی مجلس کے قائدین، مبلغین نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اور اکابر علماء حق کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات اور قادیانیوں کی اسلام اور عالم اسلام کے خلاف کی گئی سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ ختم نبوت کے مجاہدین، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، بنگلہ دیش، انڈیا، اور افریقی ممالک کا دورہ بھی کریں گے۔ جہاں ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا طاہر مغربی سامراج کی سرپرستی اور پشت پناہی سے قائم ہونے والی اپنی قادیانی جماعت کے سو سال پورے ہونے پر جشن منانے کا اعلان کیا ہے۔ جس کے لیے کروڑوں روپے کا فنڈ مخصوص کیا گیا ہے۔ ہمیں خدا کی ذات پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ آئندہ سال قادیانی جو جشن منا رہے ہیں وہ جشن فتنۂ قادیانیت کی موت کا سبب بنے گا۔

بہرحال صدیق آباد (ربوہ) میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس مجموعی حیثیت سے انتہائی کامیاب رہی اور ان شاء اللہ العزیز اس کے اثرات اچھے برآمد ہوں گے ہمیں امید ہے کہ مسلمانان پاکستان جس خوشدلی اور خلوص و محبت کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ آئندہ بھی تعاون کا یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

ذیل میں مجاہد، فاتح، محسن اسلام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت کی مختصر سی جھلک پیش کرتا ہوں اس مضمون کو ذرا تعصب کی عینک اتار کر پڑھا جائے۔ پھر علیحدہ کسی جگہ میں جا کر بیٹھ کر سوچا جائے امید ہے کہ حق واضح ہو جائے گا کاش ہمد اللہ تعالیٰ کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔ اگر کوئی ایک ہی آدمی اس مضمون کو پڑھ کر ہدایت پر آگیا اور سچے دل سے توبہ کرلی تو میری نجات ان شاء اللہ العزیز ہو جائے گی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے امت مسلمہ پر بہت بڑے احسانات ہیں۔ جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔

1. قرآن پاک کی وہ تمام آیات جو صحابہ کرامؓ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہیں ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں
2. فرامین رسولؐ جو صحابہ کرام کے متعلق ہیں ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔
3. وہ خوش قسمت حضرات جنہوں نے قرآن کریم کو اپنے ہاتھوں سے لکھا ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔
4. رسول کریمؐ کے ساتھ جہاد میں جن خوش قسمت حضرات نے حصہ لیا ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔
5. رسول کریمؐ کی زبان اقدس سے جن حضرات نے قرآن کریم سنا ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔
6. رسول کریمؐ کے پیچھے جن خوش نصیب حضرات نے نمازیں پڑھیں ان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔
7. وہ خوش نصیب حضرات جنہوں نے رسول کریمؐ سے احادیث کو روایت کیا ہے ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں
8. وہ خوش قسمت حضرات جنہوں نے اپنی آنکھوں سے رسول کریمؐ کو دیکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔
9. وہ شان ومقام والے لوگ جن کے سامنے رسول کریمؐ نے کھانا تناول کیا ان میں حضرت امیر معاویہ بھی ہیں۔
10. وہ خوش قسمت حضرات جنہوں نے حضرت رسول کریمؐ کو چلتے ہوئے دیکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔
11. آپ رضی اللہ عنہ پر جبرائیل نے سلام بھیجا (البدایہ والنھایہ)
12. ان کے بارے میں جبرائیل امین نے خیر کی وصیت کی۔ (البدایہ والنھایہ)
13. اللہ نے ان کو امین بنایا (البدایہ والنھایہ)
14. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور رسول خداؐ کی ملاقات جنت کے دروازہ پر ہوگی۔ (لسان المیزان صفحہ ۲۵۔
15. آپ کے بارے میں رسول کریمؐ نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو (لسان)
16. قیامت کے دن جب آپ کو اٹھایا جائے گا آپؓ پر نور کی ایک چادر ہوگی۔ (کنز العمال)
17. آپ کے لئے رسول کریمؐ نے فرمایا اے اللہ ان کو کتاب کا علم عطا کر۔ (مسند احمد)
18. آپ کے لئے رسول کریمؐ نے فرمایا ان کو حساب کا علم عطا کر۔ (مسند احمد)
19. آپ کے لئے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو عذاب سے محفوظ رکھ۔ (مسند احمد)
20. آپ کے لئے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہؓ کو ملکوں کی حکومت عطا فرما۔ (کنز العمال صفحہ ۱۹) ج ۱۰
21. اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے والا بنا۔ ترمذی دعاء رسولؐ۔
22. اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت یافتہ بنا دعائے رسول مسند احمد کنز العمال)
23. آپ کو رسول کریمؐ نے پوری امت میں سے زیادہ سنجیدہ کیا۔ (طبرانی)
24. آپ کو رسول کریمؐ نے امت میں سے سب سے زیادہ سخی کیا۔ طبرانی)
25. آپ کو رسول کریمؐ نے امت میں سے سب سے زیادہ بردبار کہا (تطہیر الجنان)
26. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان پر نکیر نہ کرو (البدایہ)
27. ابن عباسؓ نے کہا کہ ان کو رسول کریمؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے (البدایہ)
28. ابن عباسؓ نے کہا انہوں نے درست کیا جو کیا (البدایہ)
29. ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بالیقین فقیہ ہیں (البدایہ)
30. حافظ ابن کثیر نے لکھا آپؓ مومنوں کے ماموں ہیں (البدایہ)
31. ابن کثیر نے لکھا آپ کی سیرت نہایت عمدہ تھی (البدایہ)
32. ابن کثیر نے لکھا کہ آپؓ بہترین عفو کرنے والے تھے (//)
33. ابن کثیر نے لکھا آپ سب سے بہتر درگزر کرنے والے تھے (//)
34. ابن کثیر نے لکھا آپ بہت زیادہ پردہ پوشی کرنے والے تھے (//)
35. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو (ترمذی)
36. حضرت مجاہدؒ نے کہا اگر تم معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہ مہدی ہیں۔ (البدایہ)
37. حضرت قتادہ نے کہا کہ اگر ان کو دیکھتے تو کہتے مہدی یہ ہے (البدایہ)
38. حضرت ابو اسحاق السبیعیؒ نے فرمایا کہ اگر تم معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہا اٹھتے کہ یہ مہدی ہے (البدایہ)
39. حضرت مسور رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہمیشہ کلمات خیر سے کیا کرتے تھے (استیعاب صفحہ ۲۹۲ ج ۲)
40. حضرت امام مالکؒ نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنا ہے۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۲۱۰ شفا صفحہ ۵۵۵ ج ۲)
41. حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ کی نماز

سے عین مشابہ نماز سوائے حضرت امیر معاویہؓ کے اور کسی کی نہیں دیکھی (منہاج السنت صفحہ ۱۸۵ ج ۳)

۴۲ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ سے زیادہ سردار کوئی نہیں دیکھا (استیعاب)

۴۳ خدا کی قسم کھا کر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا حضرات خلفاء راشدین معاویہؓ سے افضل تھے اور معاویہؓ سرداری کی صفت میں ان سے بڑھ کر تھے۔ (استیعاب)

۴۴ فاتح عراق و ایران حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا میں حضرت عثمانؓ کے بعد اس دروازہ والے (معاویہؓ) سے زیادہ حق فیصلہ کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا (البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۳۳ ج ۸)

۴۵ حضرت ابن عباسؓ نے کہا میں نے ملکی حکومت کو زینت دینے والا معاویہؓ سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا (تاریخ بخاری)

۴۶ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے ملک کے لئے معاویہؓ سے زیادہ لائق و موزوں کوئی نہیں دیکھا (البدایہ)

(۴۷) حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا رسول کریمؐ نے ان کو ہدایت یافتہ اور ذریعہ ہدایت فرمایا۔ اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں کا خلیفہ بننا تھا نبیؐ امت پر بہت شفیق ہے۔ (ازالۃ الخفاء صہ ۵۷۳ ج ۱)

(۴۸) اے اللہ معاویہؓ کو جنت میں داخل فرما یہ رسول کریمؐ کی ایک مبارک دعا ہے (تعلیق علی العواصم صہ ۲۰۶)

(۴۹) رسول کریمؐ نے حضرت امیر معاویہؓ کو نصیحت فرمائی اے معاویہؓ جب تو ملک کا والی ہو جائے تو رعایا سے حسن سلوک کرنا (تطہیر الجنان صہ ۱۳)

(۵۰) خود حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں رسول کریمؐ نے فرمایا وضو کرو جب ہم وضو کر چکے تو آپؐ نے فرمایا اے معاویہؓ اگر تو خلیفہ بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔ (تطہیر الجنان صہ ۱۵)

(۵۱) حضرت معاویہؓ کو یہی نصیحت رسول کریمؐ نے خود بھی فرمائی۔ اے معاویہ نیکوکار کی نیکی قبول کرنا۔ (طبرانی)

(۵۲) معاویہؓ برے لوگوں سے درگزر کرنا معاف کرنا یہ بھی آپؐ نے نصیحت فرمائی۔ (طبرانی)

(۵۳) حضرت امیر معاویہؓ ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں جن کی بشارت رسول کریمؐ نے دی (تطہیر صہ ۱۵)

(۵۴) آپ کے لشکر کو بشارت جنت خود رسول کریمؐ نے دی۔ (مجمع الزوائد صہ ۳۵۷ ج ۹)

(۵۵) حضرت عوف بن مالکؓ مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے کہ خواب میں ایک شیر کی زبانی آواز آئی جو منجانب اللہ تھی۔ کہ معاویہؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دے دی جائے (طبرانی)

(۵۶) لوگوں کو خبر دی جائے کہ امیر معاویہؓ جنتی ہیں (طبرانی)

(۵۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ رسول کریمؐ کے سامنے بیٹھ کر (وحی خطوط وغیرہ) لکھا کرتے تھے (مجمع الزوائد صہ ۳۵۷ ج ۹)

(۵۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کے بعد کسی کو حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر سردار نہیں دیکھا (طبرانی)

(۵۹) رسول کریمؐ نے فرمایا اپنے کاموں میں معاویہؓ کو بلایا کرو (تطہیر الجنان)

(۶۰) آپؐ نے فرمایا معاویہؓ سے مشورہ لیا کرو (تطہیر الجنان)

(۶۱) آپؐ نے فرمایا معاویہؓ طاقتور ہیں۔ (تطہیر الجنان صہ ۱۶)

(۶۲) حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرے لشکر کے مقتول اور معاویہؓ کے لشکر کے مقتول دونوں جنتی ہیں (مجمع الزوائد صہ ۳۵۹ ج ۹)

(۶۳) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت امام حسنؓ شام آئے اور کھڑے ہو کر حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کی (بحار الانوار صہ ۲۲۴ جلد ۱۰ ایران)

(۶۴) انہی سے روایت ہے کہ حضرت امام حسینؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے بھی حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کی۔ (صہ ۱۲۴ جلد نمبر ۱)

(۶۵) حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کے تعلقات حضرت معاویہؓ سے بہت خوب تھے حضرت معاویہؓ نے وفات کے وقت یزید کو اہل بیعت کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ملا باقر مجلسی جلاء العیون میں لکھتا ہے وہ تعلقات جو میں نے اب تک ان حضرات اہل بیت کے ساتھ محکم اور استوار رکھے ہیں۔ انہیں ہرگز قطع نہ کرنا (جلاء العیون ملا باقر مجلسی)

(۶۶) حضرت علیؓ نے جنگ صفین و جمل کے مقتولین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے جو شخص بھی صفائی قلب کے ساتھ مرا ہو گا وہ جنت میں جائے گا (مقدمہ ابن خلدون بحوالہ مقام صحابہ)

(۶۷) حضرت علیؓ نے جنگ صفین سے واپسی پر فرمایا امارت معاویہؓ کو بھی برا نہ سمجھو کیونکہ جب وقت وہ نہ ہوں گے تم سروں کو گردنوں سے اڑتے ہوئے دیکھو گے (شرح عقیدہ واسطیہ)

(۶۸) حضرت معاویہؓ کو جب شہادت حضرت علی کی خبر ملی تو رونے لگے (البدایہ صہ ۱۳۰ ج ۸)

(۶۹) حضرت معاویہؓ نے حضرت علی کو صاحب علم کہا (البدایہ)

(۷۰) حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علی کو صاحب فقہ کہا (البدایہ)

(۷۱) حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علی کو صاحب فضل کہا (البدایہ)

(۷۲) حضرت ابو اسامہؓ سے سوال کیا گیا حضرت معاویہؓ و عمر بن عبدالعزیز میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے جواب دیا ہم اصحاب محمد کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے افضل ہونا تو کجا (الروضۃ الندیہ شرح العقیدۃ الواسطیہ صہ ۴۰۴)

(۷۳) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خود اس شخص کو کوڑے مارے تھے جو حضرت معاویہؓ پر سب و شتم کیا کرتا تھا۔ (الصارم المسلول ابن تیمیہؒ)

(۷۴) حضرت معافی بن عمرانؒ سے سوال کیا گیا حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیزؒ۔ انہوں نے کہا کیا تم ایک تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو (البدایہ)

(۷۵) حضرت معافی نے قسم کھا کر کہا حضرت معاویہؓ آپؐ کے کاتب امین تھے۔ (البدایہ)

(۷۶) حضرت ابن عمران نے قسم کھا کر کہا حضرت معاویہؓ آپؐ کے برادر نسبتی تھے۔ (البدایہ)

(۷۷) حضرت ابن عمران نے کہا جو حضرت معاویہؓ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کے فرشتوں کی لعنت ہو۔ (البدایہ)

(۷۸) حضرت ابن عمرانؓ نے کہا کہ جو آپؓ کو برا بھلا کہے اس پر تمام لوگوں اور سب مخلوق کی لعنت ہو (البدایہ ص۱۳۹ ج۸)

(۷۹) حضرت شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے حضرت معاویہؓ بڑے صاحب فضیلت صحابی تھے۔ (ازالۃ الخفاء)

(۸۰) حضرت شاہ ولی اللہؒ نے لکھا کہ حضرت معاویہؓ رسول کریمؐ کے محرم تھے (ازالۃ الخفا)

(۸۱) آپ ہی نے لکھا حضرت معاویہؓ صحابہ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں (ازالۃ الخفا)

(۸۲) حضرت شاہ ولی اللہؒ نے لکھا حضرت معاویہؓ کے حق میں کبھی بدظنی نہ رکھنا

(۸۳) شاہ صاحب لکھتے ہیں حضرت معاویہؓ کی بدگوئی کرکے خلافت کا ورطہ نہ لینا

(۸۴) آپ نے لکھا حضرت معاویہؓ سے بدظنی حرام ہے اسی طرح بدگوئی بھی حرام ہے (ازالۃ الخفاء)

(۸۵) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا اگر میں امیر معاویہؓ کے راستے میں بیٹھ جاؤں اور حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے سُم کا غبار مجھ پر پڑ لے تو میں اسے اپنی نجات کا وسیلہ سمجھتا ہوں۔ (امداد الفتاوی ص۱۳۲ جلد۴)

(۸۶) حضرت امام باقرؒ نے کہا کہ امام حسنؓ نے جو کچھ کیا وہ اس امت کے لئے ہر اس چیز سے بہتر تھا جس پر کبھی سورج طلوع ہوا (بحار الانوار ص۱۴۳ جلد۱۰) امام برحق حضرت امام امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر جو بیعت کی اس بیعت کو امام باقرؒ بہت ہی عمدہ و قیمتی کام قرار دے رہے ہیں۔

(۸۷) حضرت معاویہؓ جنگ کی ابتدا کرنے والے نہ تھے بلکہ آپؓ اس بات کے سب سے زیادہ خواہاں ہوتے تھے کہ مسلمانوں میں باہمی قتال ہرگز نہ ہو (منہاج السنۃ ص۲۱۹ ج۲)

(۸۸) حضرت امیر معاویہؓ نے رومی ممالک پر سولہ دفعہ حملے کئے (البدایہ ص۱۳۳ ج۸)

(۸۹) آپؓ خود بھی صحابی والد بھی صحابی والدہ بھی صحابیہ (امداد الفتاوی ص۱۳۲ ج۴)

(۹۰) امام ابو زرعہ رازیؒ نے فرمایا معاویہؓ کا رب رحیم ہے اور معاویہؓ کا مقابل کریم ہے۔ آپ کو ان دونوں میں دخل دینے کی کیا گنجائش ہے (البدایہ ص۱۳۰ ج۸)

(۹۱) حضرت معاویہؓ نے فرمایا بخدا حضرت علیؓ مجھ سے بہتر ہیں۔ (البدایہ)

(۹۲) حضرت امیر معاویہؓ نے یہ بھی کہا کہ حضرت علیؓ مجھ سے افضل ہیں (البدایہ)

(۹۳) حضرت معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو جوابی خط لکھا تو اس میں یہ لکھا حضرت علیؓ میرے ساتھی ہیں۔ اگر تو ان کی طرف کوئی غلط نظر اٹھائے گا تو تیری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ دوں گا (تاج العروس ۲۰۸)

(۹۴) اے نصرانی اگر حضرت علیؓ کا لشکر تیرے خلاف روانہ ہوا تو سب سے پہلے حضرت علیؓ کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑ دینے والا معاویہؓ ہوگا۔ (البدایہ)

(۹۵) حضرت معاویہؓ نے فرمایا میرا حضرت علیؓ سے اختلاف صرف حضرت عثمانؓ کے قصاص کے مسئلہ میں ہے اور اگر وہ خون عثمانؓ کا قصاص لے لیں تو اہل شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں گا۔ (البدایہ والنہایہ ص۲۵۹ ج۷)

(۹۶) حضرت معاویہؓ نے ایک قتل کے مسئلہ پر حضرت علیؓ سے رجوع کیا (موطا امام مالکؒ)

(۹۷) اسلامی بحری بیڑے کے بانی حضرت امیر معاویہؓ ہیں (طبری ص۳۱۴ جلد۳)

(۹۸) آپؓ کے بحری بیڑے کو رسول خداؐ کو خواب میں دکھلایا گیا۔ (بخاری شریف)

(۹۹) عدل و مساوات کے پیکر فاتح عرب و عجم حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے آخری لمحات میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اس قمیض میں کفن دیا جائے جو رسول کریمؐ نے مجھے پہنائی ہے۔ حضورؐ کے ناخن میرے پاس ہیں ان کی راکھ بنا کر میری آنکھوں اور منہ میں ڈال دی جائے تم ایسا ضرور کرنا پھر مجھے میرے خدا ارحم الراحمین کے حوالے کر دینا جب موت قریب ہوئی تو فرمایا کاش میں مقام کے قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور خلافت کی کچھ ذمہ داری نہ لی ہوتی۔ (اسد الغابہ ص۳۸۶ ج۴، البدایہ ص۱۴۳ ج۸) میں نے مختصر طور پر حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ تو وہ محسن اسلام ہیں جن کی وجہ سے اسلام پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

◇

نعت

قمر حجازی، اوکاڑہ

مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں
دیار مصطفےٰ ہے اور میں ہوں

○

سبحان اللہ! یہ عزت، یہ شہرت
محمدؐ کی عطا ہے اور میں ہوں

○

دل بیمار کو حاصل ہے راحت!
ترا دست شفا ہے اور میں ہوں

○

میں ہوں محفوظ ہر تیر بلا سے!
زرہ صلِّ علیٰ ہے اور میں ہوں

○

اُنیس خلوت شب ہا، سدا سر!
حبیب کبریا ہے اور میں ہوں

○

لبوں پر مہر خاموشی لگی ہے
مرا دست دعا ہے اور میں ہوں

○

قمر میں کیا ہوں، اک ناچیز ذرہ!
کرم شمس الضحیٰ ہے اور میں ہوں

○

حضرت وحشیؓ کا عظیم کارنامہ

الطاف حسین راشد ۔ حاصل پور

فتح مکہ کے بعد وحشی بن حرب حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے

" اگر میں اسلام قبول کر لوں تو کیا میری خطائیں معاف ہو سکتی ہیں"۔ یہ وہی وحشی بن حرب ہے جس کے ہاتھوں سے سید الشہداء حضرت حمزہؓ ریزہ ریزہ ہو گئے تھے۔ غزوہ احد میں جس کی شقاوت نے پیغمبر اسلام کو آبدیدہ کر دیا تھا۔ یہ ایک کرائے کا قاتل تھا لوگ اسے اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے کرائے پر خریدا کرتے تھے چنانچہ غزوہ بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے مکہ والوں نے اسے خریدا تھا اور بتا دیا تھا کہ حمزہؓ کو قتل کرو منہ مانگا انعام ملے گا۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔

" اگر اسلام لانے کے لئے تم ایک جرم کبھی بھی نہ کرو تو تمہارے سب جرائم معاف ہو سکتے ہیں۔ یہ جرم اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں کرتا۔ بس اس جرم سے بچے رہنا"۔ کیوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ باقی جس کو چاہے معاف کر دے گا۔ (النساء)

یہی وجہ تھی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا یہ جرم نہ کرنا جنت ملے گی وحشی آبدیدہ ہو گیا۔ اور کہنے لگا اللہ کے رسولؐ " قرآن مجید میں یہ بھی تو آیا ہے کہ جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا"۔ وحشی زار و قطار رونے لگا اور کہنے لگا۔ اللہ کے رسول قرآن مجید کے اس بیان کی رو سے میں نے مومن کو نہیں مومن اعظم کو قتل کیا ہے میرے ہاتھ تو حمزہ کے خون سے رنگین ہیں کیا یہ خطا بھی معاف ہو سکتی ہے؟

خلاصۂ کائنات نے فرمایا " ہاں اگر وہ جو اپنے کئے پر نادم ہو جائے۔ اور ایمان لے آئے اور عمل بھی اچھے کرے رب العالمین اس کی یہ خطا بھی نہ صرف معاف کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس کی سیئات کو حسنات میں بدل دیتے ہیں"۔

وحشی بن حرب تھا بڑا ذہین کہنے لگا " اللہ کے رسولؐ ایمان کے بعد قرآن مجید میں عمل صالح کی بھی بات تو آئی ہے نا۔ میرا نفس بڑا سرکش ہے اگر میں اسلام قبول کر بھی لوں تو میرا نفس مجھے عمل صالح کرنے نہیں دے گا پھر جہنم رسید ہو جاؤں گا مجھے تو گارنٹی چاہئے اگر کوئی چھوٹی موٹی غلطی ہو جائے تو معاف ہو جائے تو قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔

" اے پیغمبر میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتیاں کیں۔ کہ خدا کی رحمت سے مایوس و نا امید نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ان کے سارے گناہ بخش دے گا۔ بے شک وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

اب وحشی نے نبی کریمؐ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا آج سے مجھے بھی اپنے رضاکاروں میں سمجھیے۔ اپنی زندگی کا ایک ایک سانس آپ کی اطاعت میں گزاروں گا"۔ رحمت دو عالمؐ نے بازو پھیلائے اور وحشی بن حرب کو اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔

" میں تجھے مبارک باد دیتا ہوں کہ تیری جہنم جنت میں بدل گئی۔ اب صرف ایک مہربانی کرنا میرے سامنے کم آیا کرنا۔ کیوں کہ میں جب تجھے دیکھتا ہوں تو مجھے میرے چچا حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے یاد آ جاتے ہیں"۔

یہ بات وحشی بن حرب کے وجدان میں تیر کی طرح اتر گئی۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتے تھے آنسوؤں کی لڑیاں پروتے تھے۔ آنکھوں سے منہ دھوتے تھے اور التجا کرتے تھے " اے رب العالمین! تیرے در سے کچھ نہیں مانگتا بس ایک آرزو ہے میرے ہاتھوں سے تیرا ایک نامور دشمن مارا گیا جس کی مظلومیت نے تیرے محبوبؐ کو اشکبار کر دیا اب کرم کر اپنا کوئی نامور دشمن بھی مجھ سے مروا دے جس سے تیرے محبوبؐ کے چہرے پر مسکراہٹ چمک اٹھے۔

جب صدیق اکبرؓ کی متفقہ قیادت کا زمانہ آیا تو جہاں دوسرے بہت سے فتنوں کی سرکوبی ہوئی وہاں صدیق اکبرؓ کی قیادت میں منکرین ختم نبوت کی بھی سرکوبی ہوئی اس جہاد میں فرزندان اسلام صدیق اکبرؓ کے فیصلہ سے متفق تھے اس جہاد میں وحشی بن حرب بھی شامل تھا۔ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے لشکر اسلام میدان میں آیا ہوا ہے صبح جہاد ہونا ہے مجاہدین نے رات کو آرام کیا اور وحشی نے ساری رات خدا سے التجائیں کیں۔

" اے محمدؐ کے معبود! میری آرزو ہے نا تیرا نامور دوست مار چکا ہوں اب چاہتا ہوں قضا ادا ہو جائے سجدہ سہو چاہتا ہوں۔ تیرے محبوبؐ کو رنجیدہ دیکھا تھا حشر میں سرکار دو عالمؐ کے چہرے پر مسکراہٹ چاہتا ہوں اپنا نامور دشمن بھی میرے ہاتھوں سے مروا دے"۔

صبح ہوئی لشکر اسلام میدان جنگ میں اترا۔ وحشی بھی اسی لشکر میں گم ہو گیا کچھ دیر بعد ایک کونے سے آواز آئی۔ وحشی زبان حال سے فرزندان اسلام سے کہہ رہا تھا مجھے مبارک باد دو۔ اللہ نے میری التجا قبول کر لی۔ لوگوں نے دیکھا وحشی مسیلمہ کذاب کے سینے پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہے اور اس کا سر کاٹ کر نیزے پر اٹھا رکھا ہے اور کہہ رہا ہے۔" اب میں اس دنیا سے مطمئن ہو جاؤں گا۔ رحمت دو عالم کے حضورؐ عرض کروں گا کہ غزوہ احد میں میرے ہاتھوں تیرا پیارا چچا مارا گیا تھا جس کی مظلومیت نے آپ کو اشکبار کر دیا تو اللہ کے رسول تیری مسند پر کسی جھوٹے کو بھی برداشت نہیں کیا اور اسے واصل جہنم کر کے آیا ہوں"۔

مباہلہ اور قادیانی چیلنج کی حقیقت

مولانا عبداللطیف مسعود ۔ ڈسکہ سیالکوٹ

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
زار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے !

(ظفر علی خان)

مباھلہ کا لغوی مفہوم :۔

مباہلہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دو فریق اکٹھے ہو کر آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بددعا کریں کہ اے اللہ ہم دونوں میں سے جو فریق اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو اس پر عذاب اور لعنت نازل فرما کر تباہ و برباد کر دے۔

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ میں اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے جب ۹ھ میں نجران کے کچھ عیسائی پادری خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے الوہیت مسیح علیہ السلام پر مناظرہ کرنے آئے تھے دلائل و براہین پیش کرنے پر بھی جب وہ قبول حق پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک فیصلہ کن طریقہ ارشاد فرما کر قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ترجمہ:۔ از مرزا ان سے کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ از انجام آتھم صفحہ ۵۲ ابتہال عاجزی سے دعا کرنے کو کہتے ہیں اسی سے لفظ مباہلہ بنا ہے۔

مرزا قادیانی کے ترجمہ کے مطابق دونوں فریقوں کو آمنے سامنے ہونا ضروری ہے۔

مباہلہ کا مفہوم اور مرزا قادیانی :۔

مرزا اپنی کتاب اربعین صفحہ ۲۵ حصہ دوم میں لکھتے ہیں کہ مباہلہ کا معنی لعنت عربی اور شرعی اصطلاح کی رو سے یہ ہے کہ دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں انجام آتھم میں ۱۲۰ علما اور مشائخ کو دعوت مباہلہ دیتے ہوئے ان کو ایک جگہ متعین اور مقررہ وقت پر بلا رہے ہیں۔ دیکھئے اشتہار مباہلہ مندرجہ انجام آتھم صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۷۲۔

مباہلہ کی ضرورت :۔

مباہلہ کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں فریق مخالف باوجود دلائل و براہین اپنی ضد اور گمراہی پر ڈٹا رہے تو ایسے موقع پر حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے آخری اور حتمی فیصلہ کے لئے مباہلہ کیا جاتا ہے۔

مرزائی کسی صورت میں بھی مباہلہ کے چیلنج کا حق نہیں رکھتے :۔

کیونکہ ان کے روحانی پیشوا جناب کرشن اور مرزا قادیانی نے ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مسٹر جے ایم ڈوئی مجسٹریٹ گورداسپور کے سامنے اپنا تو بہ نامہ پیش کیا تھا جس کی شق نمبر ۲ میں یہ ہے کہ میں خدا کے پاس ایسی اپیل نہ کروں گا جو کسی شخص کو ذلیل کرنے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب ہے اور یہ کہ مذہبی مباہلہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ (مباہلہ) پھر آگے لکھا ہے کہ میں اپنے مریدوں کو بھی اس سے باز رکھوں گا۔ نمبر ۲ اسی طرح اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں کہ ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے نمبر ۳ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱ پر لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی طرف سے رسم مباہلہ کو ختم کر دیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۰۵ء کی مطبوعہ ہے ناظرین

اسی معیت میں مرزا طاہر کو چیلنج کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ ان کے گرو نے انہیں منع کر رکھا ہے۔

ہاں ہم اہل اسلام کو حق ہے کہ ہم قادیانیوں کو للکاریں کہ ہمارے مقابلہ پر آ کر حق و باطل کے فیصلہ کے لئے قرآنی مباہلہ کر لو۔

ہمارا موجودہ مطالبہ یہ ہے کہ اول تو مرزا طاہر اپنے دادا جان کے معاہدہ عدالت سے انحراف کا اعلان کرے اس کے بعد قرآنی مباہلہ کو اپناتے ہوئے اپنی طرف سے وقت اور جگہ کے تعین کا فی الفور اعلان کرے تاکہ روز روز کا یہ خلفشار ختم ہو جائے۔ اور امت مسلمہ کو سکھ اور چین نصیب ہو۔ ویسے یاد رہے کہ آج تک کسی سچے پیغمبر یا مجدد نے اس قسم کی اکھاڑا بازی نہیں کی یہ صرف جعلی نبوت کے کرشمے ہیں۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔

حکومت سے درد مندانہ اپیل ہے کہ چند سازشی افراد کروڑوں مسلمانوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ انہیں یہ بتلایا جاوے کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا یا مرزائیت کے لئے۔

اب جبکہ حکومت نے بھی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ اور ان پر اپنے باطل مذہب کی تبلیغ

باقی صفحہ ۲۵ پر

بقیہ :۔ اسلام عالمگیر مذہب

بھی دوسرے انسانی سماجوں میں موجود تھیں اور آج بھی انسان کا کوئی ترقی یافتہ سماج ان خامیوں سے پاک نظر نہیں آتا اسلام کے پیغام کی یہ انقلابی خصوصیت آج بھی قائم ہے اور وہ آج بھی انسانی سماج کی تمام برائیوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کی تعلیم دیتا ہے لیکن وہ یہ انقلاب قتل اور خونریزی کے ذریعہ نہیں بلکہ انسان کے ذہن اور دماغ کو بدل کر لانا چاہتا ہے اور یہ اسلام کی ایک ایسی خوبی ہے کہ اسلام کا کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

★★★★★

اسلام
ہمہ گیر انقلاب کا تعمیری پیغام

از کارل بروک۔ انگلینڈ
مرسلہ: محمد اسلم عظیم جویا

پروفیسر کارل بروک برطانیہ کے مشہور و معروف مفکر اور صاحب علم و قلم ہیں۔ انہوں نے اسلام کی ایک تاریخ لکھی ہے جس کا نام اسلام پیپل (پیروان اسلام) ہے اس میں تاریخی حوالوں سے مسلمانوں کے شاندار کارناموں کا بصیرت افروز تذکرہ ہے ذیل میں ان کی اسی گراں قدر تصنیف سے ایک اقتباس دیا جارہا ہے۔

میں نے ایک مورخ کی حیثیت سے دنیا کے مختلف مذاہب کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ یوں تو دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی خوبیاں ہیں لیکن اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی تعلیمات کسی خاص مذہب یا طبقہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ ہر اس انسان کے لئے قابل قبول ہیں جو انقلابی دماغ رکھتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی پوری تاریخ انقلابی کارناموں سے بھری ہوئی ہیں اور مسلمانوں میں یہ انقلابی صلاحیتیں صرف اسلامی تعلیمات کی بدولت پیدا ہوئی ہیں اسلام کی پہلی دعوت عربوں کو دی گئی تھی۔ اور عربوں کے متعلق یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ اس دعوت کو قبول کرنے سے پہلے ان میں کوئی اتحاد اور نظم و ضبط نہیں تھا وہ قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ اور یہ قبیلے صدیوں سے ایک دوسرے کے جانی دشمن چلے آرہے تھے۔ اس طرح ان میں کوئی انقلابی صلاحیت باقی نہ رہی تھی لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ہی ان عربوں نے ساری دنیا میں انقلاب برپا کردیا۔ پھر اسلام کے پیغام کو دنیا کی جن قوموں نے بھی قبول کیا۔ وہ سب انقلاب کی علمبردار بن گئیں اور کوئی قوم ایسی نہ رہی۔ جو اسلام کے انقلابی پیغام کو قبول کرنے کے بعد خود بھی انقلاب کی نقیب و داعی نہ بن گئی ہو۔ اسلام سے پہلے بھی دنیا میں بہت سے مذہبوں کا ظہور ہوا تھا اور اسلام کے ظہور کے وقت ان میں سے بعض مذاہب دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں سے کسی مذہب نے بھی بنی نوع انسان میں انقلاب کی وہ روح پیدا نہیں کی۔ جو اسلام نے پیدا کی تھی۔ دنیا کے ہر بڑے مفکر نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اسلام کے اصول اور اس کی تعلیمات انسانی فطرت سے بہت کچھ مطابقت رکھتی ہیں۔ اس لئے اسلام نے انقلابی پیغام میں بھی انسانی فطرت کے رجحانات کو مدنظر رکھا تھا اور اس لئے اسلام کے انقلابی پیغام نے انسان کے ظاہر کو نہیں بلکہ اس کے باطن کو متاثر کیا تھا۔ موجودہ زمانہ میں اشتراکیت کو دنیا کی عظیم ترین انقلابی تحریک سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح بھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحریک انسان کے ذہن کو بدل کر اس کی ظاہری حالت کو بدلنے پر زور دیتی ہے۔ انسان آج صدیوں کے غور و فکر اور تجربات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اسے دنیا کے سماجی ڈھانچہ کو بدلنے کے لئے سب سے پہلے انسان کے ذہن اور دماغ کو بدلنا چاہیے لیکن اسلام نے اپنے اسلامی پیغام کو کامیاب بنانے کے لئے آج سے چودہ سو سال پہلے یہی فطری طریقہ کار کو اپنایا تھا اور اس نے بنی نوع انسان کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچانے کے لئے اس کے دل اور دماغ کو بدلنا ضروری سمجھا تھا۔ اس لئے جو لوگ بھی اس کے پیغام کو قبول کرتے تھے وہ اپنے قومی اور جغرافیائی حالات کے اختلاف کے باوجود ایک مقصد پر متفق الرائے ہوجاتے تھے اور انقلاب کے علمبردار بن جاتے تھے اور اسلام دنیا کے لئے جس انقلاب کا پیغام لایا تھا وہ تخریبی نہیں بلکہ تعمیری تھا۔ وہ ظہور اسلام کے بعد کی انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس پیغام کی بدولت بنی نوع انسان پر ترقی اور تعمیر کے دروازے کھل گئے تھے اسلام نے سب سے پہلے انسان کے دل و دماغ کو لاتعداد خداؤں کی غلامی سے آزاد کرکے ان کی فکری قوتوں کے بند کھول دیئے تھے اور اسلامی انقلاب کا پیغام قبول کرنے کے بعد انسان نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔ کہ دنیا میں اس کی پیدائش کا یہ مقصد نہیں کہ وہ اپنے صدیوں پرانے ماحول میں رہ کر اور خانقاہوں میں بیٹھ کر اپنی زندگی گزار دے۔ بلکہ اس کی پیدائش کا مقصد پوری دنیا کی صلاحیتوں کا فائدہ اٹھانا اور کائناتی قوتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ مسلمان اس تعمیری نظریہ کے تحت تمام دنیا میں پھیلے تھے۔ اور اس زمانہ کے بعض طاقت ور مذہبوں کی تعلیمات کے برخلاف انہوں نے اسلامی تعلیم کے مطابق ہر بھلائی کو انسان کی میراث قرار دے کر اسے حاصل کرنے کی دعوت دی تھی۔ مثال کے طور پر یورپ میں عیسائیت کے علمبرداروں نے قدیم یونانی علم اور فلسفہ کے مطالعہ کو عیسائیوں کے لئے ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہندوستان میں مہاتما بدھ کی تعلیمات کا مطالعہ بھی حرام تھا۔ اور ہندوستان کے رہنے والے اپنے ملک کے ایک زبردست مصلح کے خیالات اور تعلیمات سے قطعاً ناآشنا ہوگئے تھے مسلمانوں نے اپنے مذہب کی انقلابی تعلیمات کے مطابق ان رجعت پسندانہ خیالات کے خلاف کھلی بغاوت کی تھی۔ انہوں نے قدیم علوم و فنون کے تمام ذخیروں کو برآمد کرکے دنیا کے سامنے رکھ دیا تھا اور انسان کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ ان میں اچھائیوں کو تلاش کرکے انہیں اپنی آئندہ زندگی میں داخل کرے چنانچہ آج دنیا کے تمام مفکر اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان عہد وسطیٰ میں یہ انقلابی قدم نہ اٹھاتے تو آج کی دنیا کل کی دنیا سے واقف نہیں ہوسکتی تھی اور اس حال میں دنیا کی ترقی کی تاریخ کا آغاز شاید تیرھویں صدی ہی سے ہوتا اور انسان اپنے اسلاف کی تمدنی۔ تہذیبی اور علمی جدوجہد سے ناواقف ہونے کے باعث اسے اپنی موجودہ جدوجہد کے ساتھ پیوست نہ کرسکتا۔ اسلام کا یہ انقلابی کردار کسی ایک ہی میدان میں نظر نہیں آتا۔ بلکہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جہاں تک انفرادی زندگی میں انقلاب برپا کرنا تو مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے انقلاب کے پیامبر نہیں بن سکتے اور دنیا میں انقلاب برپا نہ کرسکتے تھے اور اجتماعی زندگی میں اسلام کی انقلابی قوتوں کا عمل اس امر سے ظاہر ہے کہ اس نے سماج کو ان تمام بڑے طبقوں سے پاک کردیا تھا۔ جو اس وقت

باقی صفحہ پر

شاعرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

آپ کا اسم گرامی حسان، لقب شاعرِ رسول ﷺ کنیت ابوالولید، باپ کا نام ثابت، دادا کا نام منذر تھا والدہ کا نام فریعہ، نانا کا نام خالد تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا خود اپنا بیان ہے کہ میں سات برس کا تھا، جب یثرب (مدینہ منورہ) میں ایک رات ایک یہودی نے تمام یہود کو جمع کرکے اعلان کیا کہ آج رات نبی آخر الزمان ﷺ پیدا ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کمال کے ذہین تھے۔ جب ہمارے شان والے رسول سرکار دو عالم ﷺ نے ہجرت فرمائی اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۰ سال تھی، اس حساب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تقریباً ساٹھ سال پہلے ہجرت نبوی ﷺ سے سر زمین یثرب میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سن ولادت سنہ ۵۶۳ء ہے مکان ولادت مدینہ طیبہ ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں سے ملک شام کے بادشاہ ہوئے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے اسلاف میں سے ایک شخص عمرو تھا، جس کے ایک بیٹے کا نام جفنہ تھا جو ملک شام کا پہلا بادشاہ تھا جفنہ کی تمام گردو حکومت کے بادشاہوں کو ملوک آل غسان یا آل جفنہ کہا جاتا ہے جفنہ کی اولاد سے شام کے تقریباً بیس بادشاہ ہوئے ہیں، ملک عراق کے بادشاہ بھی حضرت حسان کے رشتہ دار اور قرابتدار تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کا نام سیرین تھا جو حضرت ماریہ قبطیہ حرم رسول ﷺ کی ہمشیرہ تھیں، اسی وجہ سے آپ کے صاحبزادے جو سیرین سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم کے خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو ایام عرب میں خاص مقام دیا جاتا تھا، ایام عرب ان دنوں کو کہا جاتا تھا جس میں اوس اور خزرج ایک دوسرے پر خاندانی فخر و غرور کیا کرتے تھے حضرت حسان اس وقت بہترین شعر کہا کرتے تھے۔

زمانۂ جاہلیت میں دوسرے شعراء کی طرح حضرت حسان بھی اشعار کہا کرتے تھے اسی پر خوب انعام ملتا تھا اسی وجہ سے حضرت ایک سال مدینہ بسر کرتے تھے اور دوسرے سال آل غسان و آل جفنہ کے ہاں بسر کرتے تھے۔ ان بادشاہوں کی شان میں قصائد کہا کرتے تھے اور ان سے خوب تحائف وغیرہ لے کر آیا کرتے تھے لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول پاک ﷺ کے دامن سے وابستہ کر لیا تو اس وقت انہوں نے فوراً اپنی عادت اور طریقہ کو تبدیل کر دیا جو زبان ساٹھ سال تک بادشاہوں، امراء، شراب اور قومی تفاخر پر چلتی رہی فوراً اسی زبان کو رسول خدا ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثنا لئے ہر دور گاہ عام فتوحات اسلامی ہجو کفار کے لیے چلانا شروع کر دیا جو زبان حکمرانوں کی تعریف کیا کرتی تھی اسی زبان نے رسول خدا ﷺ کی تعریف کرنا شروع کر دی، جو زبان پہلے قومی تفاخر کے لیے تھی اسلام لانے کے بعد وہ اسلام کی ترجمان بن گئی۔ آپ کی پاک زبان سے رسول خدا ﷺ کی تعریف میں ایسے پھول برسے کہ جن کو دیکھ کر سخت سے سخت دل، نرم ہو جاتا ہے آپ کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ خود بھی شاعر آپ کے والد ثابت شاعر تھے آپ رضی اللہ عنہ کے دادا منذر بھی شاعر اور آپ کے پردادا حرام بھی شاعر تھے آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے بھی شاعر اور آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ابوسعید بھی شاعر گویا کہ شاعری آپ کے خاندان میں وراثت میں ملتی رہی۔

شاعری اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت حسان جب اسلام لائے تو آپ نے اپنے اشعار کو اسلام کی ترجمانی کے لیے وقف کر دیا، اسلام لانے کے بعد تمام اشعار امام الانبیاء سرور عالم ﷺ کی تعریف میں کہے خود حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ما ان مدحت محمداً بمقالتی، ولکن مدحت مقالتی بمحمد ﷺ

میں اپنے اشعار سے آقائے نامدار خاتم الانبیاء ﷺ کی تعریف اور مدح نہیں کرتا بلکہ میرے اشعار ان کی وجہ سے قابل تعریف ہوگئے ہیں۔ سچ اور حقیقت تو یہ ہے کہ آج بھی حضرت حسان کے اشعار کو اتنا زیادہ اور کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ اگر یوں کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب اور احادیث کے بعد اگر کسی کے کلام کو پڑھا جاتا ہے تو وہ حضرت حسان کا کلام ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگائے کہ کوئی سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ نہیں ہوتا جس میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا کلام نہ پڑھا جاتا ہو کوئی جلد نہیں جس میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار کو نہ پڑھا جاتا ہو کوئی سیرۃ النبی ﷺ کے کسی عنوان اور پہلو پر کچھ لکھنا یا کہنا چاہتا ہے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار کو مدنظر رکھتا ہے۔

آپ کے اشعار کو سن کر حضور ﷺ بہت خوش ہوتے اور آپ کے لیے دعا فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کی موجودگی میں آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی تعریف میں اشعار کہتے اور کفار اور مشرکین کی ہجو کرتے، اسی وجہ سے کفار آپ کی زبان کے خوف سے کانپا کرتے تھے آپ کے ان دو اشعار کو بہت ہی اہمیت حاصل ہے

واحسن منک لم تر قط عینی، و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب، کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: آپ ﷺ جیسا حسین آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا، اور عورتوں نے آج تک آپ جیسے جمیل کو جنم ہی نہیں دیا۔ آپ ﷺ ہر نقص و عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں گویا کہ آپ کی پیدائش آپ ﷺ کی چاہت کے مطابق ہوئی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا حسان ہمارے اور مشرکوں کے درمیان پردہ ہیں، اب

سے مومن پردہ کرتا ہے اور ان کو سبز فرش سمجھنے والا شاید ہی ہو گا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علیؓ سے کسی نے کہا کہ جناب علیؓ عبداللہ زبعری اور ابو سفیان اور عمرو بن العاص حضورؐ کی ہجو کرتے ہیں آپ ان کا جواب دیں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر حضورؐ اجازت دیں تو میں جواب دینے کو تیار ہوں جب حضورؐ سے اجازت طلب کی گئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ کام علیؓ کا نہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے ہتھیاروں سے اللہ کے رسولؐ کی مدد کی ہے کیا مانع ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے بھی ان کی مدد کریں، پھر حضرت حسانؓ نے عرض کیا کہ آقاؐ میں اس کا ذمہ لیتا ہوں اور اپنی زبان مبارک کا کنارا پکڑ کر عرض کیا بصریٰ اور صنعا کے تمام علاقوں میں کوئی زبان اور اپنی زبان سے مجھے خوش نہیں کر سکتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم قریش کی ہجو کیسے کرو گے۔ حالانکہ میں بھی ان میں سے ہوں حضرت حسانؓ نے عرض کیا میں آپ کو ان میں اس طرح علیحدہ کر دوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال باہر نکال لیا جاتا ہے مشرکین کی ہجو کرنا آپ کے اشعار کا خاص موضوع تھا

حضرت حسانؓ کی زندگی کے آخری لمحات

گلستان رسولؐ کے مہکتے ہوئے پھول حضرت حسانؓ بن ثابت انصاری ایک سو بیس سال کی عمر مبارک میں سرزمین مدینہ منورہ میں کاتب وحی فاتح عرب و عجم حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں اس دار فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف چل دیئے آپ نے ساٹھ سال کی عمر زمانہ جاہلیت میں بسر کی اور ساٹھ سال کی عمر دین فطرت اسلام پر بسر کی۔

اور یہ بھی خدا کی شان دیکھئے کہ حضرت حسانؓ کی عمر بھی ایک سو بیس سال آپ کے والد ثابت کی عمر بھی ایک سو بیس سال آپ کے دادا کی عمر تھی ایک سو بیس سال آپ کے پردادا کی عمر تھی ایک سو بیس

باقی صفحہ ۲۹ پر

اسلام میں موسیقی کی مذمت

مولانا عبدالغفور راشد ایبٹ آباد

آج مسلمان اعتقادی، اخلاقی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے تباہی کے کنارے پہنچ گئے ہیں اغیار ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے خلافت بغداد تاتاریوں کے ہاتھوں تاخت و تاراج ہوئی اندلس جیسی عظیم سلطنت اغیار کے ہاتھوں پارہ پارہ ہو گئی دہلی کی اسلامی سلطنت رنگیلا جیسے عیش پرستوں کے عیش کی نذر ہو گئی بخارا، سمرقند، تاشقند اور بلخ جیسے علمی مراکز صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

حال ہی کو لیجئے افغانستان اور فلسطین کی سرزمین پر دشمن دن دھاڑے قابض ہو گیا ہے اور باوجود کثرت اور مالی و عسکری وسائل کے مسلمان بے بس ہیں اگر غور کیا جائے تو اس آفت کی وجہ یاد خداوندی سے غفلت اور عیش و عشرت میں پڑے رہنے کے سوا کچھ نہیں۔ لوگ زبان حال اور زبان قال دونوں سے اسلامی تعلیمات کا تمسخر اڑا رہے ہیں شیطان پرستی کا دور دورہ ہے ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے بازار گرم ہیں کلچرل کونسل اور تھیٹر اور فحش تصاویر کے لئے آرٹ گیلریاں بنی ہوئی ہیں ریڈیو ٹی وی آر بلیو پرنٹ کے پیچھے نام ہیں۔ نوجوان نسل کا جسمانی اور روحانی قتل عام ہے۔ کھیل کود اور تماشوں پر وقت اور مال دونوں ضائع ہو رہے ہیں لغویات نے ٹی وی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ان لغویات کو فروغ دینے کے لئے ہر ملک میں ثقافت کے نام پر مستقل محکمے کام کر رہے ہیں اور اس کو دور حاضر کا قابل فخر کارنامہ سمجھا جاتا ہے چونکہ ان لغویات میں موسیقی کو زیادہ اہمیت حاصل ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کی وضاحت کی جائے۔

چونکہ انسانی جذبات کو برانگیختہ کرنے والے تمام افعال یعنی عریانی بے ہودہ فلمیں برہنہ تصاویر جنسی ڈرامے فلمی جرائد و رسائل، رقص و سرود کی محفلیں اور شراب نوشی تمام کے تمام فحاشی کے زمرہ میں داخل ہیں اور یہ سب کچھ شیطان کی پیداوار ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو شیطان کے کرتوتوں سے بچنے کے لئے تنبیہ فرمائی۔

ترجمہ: اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے تو وہ بے حیائی اور بیہودگی کا ہی حکم دیتا ہے (النور)

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی برائی خواہ وہ ظاہری عمل سے تعلق رکھتی ہیں یا باطن سے منع فرمایا۔

بے حیائی کی مثال آگ کی چنگاری کی سی ہے اگرچہ وہ چھوٹی سی ہوتی ہے جب یک دفعہ سلگ جاتی ہے تو آس پاس کی ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے اس لئے ارشاد خداوندی ہے ترجمہ: اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ (الانعام: ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ ہر قسم کے خرافات پر حرام ہونے کی مہر لگاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ترجمہ: کہہ میرے رب نے تو تمام فحش کاموں کو خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور ہر گناہ کی بات کو حرام کیا ہے (الاعراف: ۳۳)

پھر پورے معاشرے کے خیالات جذبات کو پاکیزہ رکھنے کے نشر و اشاعت کے ذرائع کو تنبیہ کی گئی کہ:

بلاشبہ جو لوگ مسلمانوں میں فحاشی کا چرچا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (النور: ۱۹)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسی تمام خرافات سے بچیں عوام میں فحاشی کے خلاف مدافعانہ شعور پیدا کریں اس کے لئے تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا جائے مذاکرے اور تقاریر کا انعقاد ہو اخبارات والوں کو روز نوری شکل میں حل کر بھیجا

باقی صفحہ ۲۹ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

قربانی سے متعلق چند مسائل

س: سات (۷) آدمی ایک گائے کی قربانی میں شریک ہوتے ہیں لیکن جانور چھوٹا تھا لہٰذا وہ ایک اور جانور خریدتے ہیں اور دونوں خدا کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں یہ جائز ہے کہ نہیں؟

ج: اگر پہلے جانور کی عمر پوری تھی۔ اور وہ قربانی کے لائق تھا تو اسی کی قربانی کافی تھی، دوسرا خریدنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن دوسرا جانور خرید لیا تو خیر اچھا کیا، یہ دوسرا جانور اگر عمر کے لحاظ سے قربانی کے لائق تھا تو اس کی قربانی بھی ہو گئی۔ اور اگر دونوں کی عمر کم تھی تو کوئی قربانی بھی نہیں ہوئی۔

س: ایک قربانی میں تین یا پانچ آدمی شریک ہوتے ہیں۔ سنا ہے کہ آدمی یعنی حصہ دار تین ہوں یا پانچ لیکن حصے سات کرنے ہوں گے۔ آپ براہِ مہربانی اس کی تصدیق کر دیں کہ آیا سات حصے ہوتے ہیں یا کم اور رقم کے بارے میں بھی وضاحت کریں کہ رقم کتنی ادا کرے۔ آدمی تین ہوں یا پانچ ہوں؟

ج: بڑے جانور میں اگر دو یا زیادہ آدمی شریک ہو جائیں اور رقم برابر برابر رکھیں تو صحیح ہے، سات حصوں کی رعایت ضروری نہیں۔

س: ہم نے اپنے گھر کا ایک جانور مثلاً بیل سات سو روپے کا بیچا۔ اس طرح چھ آدمیوں نے مجھے (فرض کیجئے) ۶۰۰ روپے دیئے اور باقی میرے ۱۰۰ روپوں کا لیا ہو گا۔ وہ روپے میرے گھر میں آئیں گے یا اس کو خدا کی راہ میں دینا ہو گا؟ جبکہ جو جانور میں نے بیچا اس میں میرا بھی حصہ ڈل گیا ہے؟

ج: وہ جانور آپ کا اپنا تھا اس لئے آپ کو اپنے حصے کی رقم دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

س: انسان پر زندگی میں ایک قربانی واجب ہے یا جب تک اس کا بس ہے؟

ج: قربانی ہر سال صاحبِ نصاب کے ذمہ واجب ہے۔

س: افیون فروخت کر کے اس سے حاصل ہونے والی رقم سے قربانی کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

ج: افیون کی ضرورت ادویات میں بھی ہوتی ہے اس لئے اس کی خرید و فروخت جائز ہے اور اس کی رقم سے قربانی کا جانور خریدنا درست ہے۔

حرام کمائی سے حج

سائل: عبدالغفار ۔۔۔ کوئٹہ

س: کیا حرام کمائی سے کیا ہوا حج قبول ہوتا ہے؟

ج: حرام کمائی سے کیا ہوا حج تو قبول نہیں ہوتا البتہ اگر یہ شخص حج پر جانا چاہتا ہے تو کسی غیر مسلم سے قرض لے کر حج کے واجبات جمع کرا دے اور اپنے مال سے غیر مسلم کا قرض ادا کر دے ——— ہو سکتا ہے حج کرے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائے۔

ایام کی حالت میں طواف

س: عمرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ حرمین شریفین میں پندرہ یا بیس روز قیام ہو گا ——— اب مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ جب کوئی عورت حالت حیض میں ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ طواف کر سکتی ہے، عمرہ کس طرح ادا کرے یا دخلہ بالکل ممنوع ہے، اس طرح تو وہاں پہنچ کر بھی سعادت سے محروم رہے گی، جبکہ عمر میں پہلی مرتبہ ایسا موقع نصیب ہوا ہے؟ اس طرح ان ایام میں مسجد نبوی میں حاضری کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: ایام کی حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا حرام ہے، اس کو پاک ہونے کا انتظار کرنا چاہئے، مسجد نبوی میں بھی نہ جائے۔

قربانی کے مسائل

س: اگر ہم کسی مرحوم کی طرف سے قربانی کریں (واضح رہے کہ مرحوم کی وصیت نہیں ہے کہ اس کی طرف سے اس کے مرنے کے بعد کی جائے) تو کیا ایسی قربانی کا گوشت رشتہ دار وغیرہ کھا سکتے ہیں، یا یہ گوشت صرف غرباء و مساکین کو ہی دیا جائے؟

ج: مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے قربانی صحیح ہے اور اس کا گوشت تمام قربانیوں کی طرح کھانا درست ہے۔

س: اپنی قربانی کے بکرے میں کسی اور کی بھی نیت ہو سکتی ہے؟ مثلاً صحابہ کرامؓ، اولیاء عظامؒ، اپنے گھر والوں میں سے کسی کی؟

ج: قربانی ایک ہی شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

حج بدل کون کرے

فقیر اللہ شاہ ۔۔۔۔ کراچی

س: زید اور زید کی بیوی کا انتقال اس حال میں ہوا ہے کہ ان دونوں پر حج فرض تھا، مرنے کے بعد کئی لاکھ روپے اور دیگر مال ترکہ میں چھوڑا ہے۔ ان کا لڑکا ان دونوں کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مرحومین کی طرف سے حج بدل کے لئے اس شخص کے علاوہ جس نے اپنا حج فرض ادا کر لیا ہو بغیر حج کئے ہوئے شخص کو بھیجا جا سکتا ہے کہ نہیں؟

ج: بہتر یہ ہے کہ حج بدل پر ایسے شخص کو بھیجا جائے جس نے اپنا حج کیا ہوا ہو۔ دوسرے کا بھیجنا جائز مگر نامناسب ہے مکروہ تنزیہی کا یہی مطلب ہے۔

کھال اور سیاسی جماعت

سائل، شفاعت اللہ

قربانی کے جانوروں کی کھالیں سیاسی جماعتوں کو دینا جائز ہے یا ناجائز؟ سیاسی جماعتوں کا غریب عوام کی فلاح و بہبود کے نام پر کھالیں جمع کرنے کا اقدام درست ہے یا نہیں؟

ج: قربانی کی کھالوں کی قیمت کا حکم زکوٰۃ کا ہے، اس کا مستحق کو مالک بنانا ضروری ہے۔ جو جماعتیں ان رقوم کو صحیح مصرف پر خرچ کرتی ہیں ان کو دینا صحیح ہے، اور جن کے بارے میں اعتماد نہیں ان کو دینا صحیح نہیں، قربانی ضائع ہوگی۔

عنّین کا مسئلہ

سائل ــــ ۔۔۔۔۔۔ محمد دین

ایک لڑکا نامرد ہے جس کا نکاح ہوگیا ہے، مگر وہ نابالغ ہے۔ جب لڑکی خاوند کے گھر جاتی ہے تو لڑکی نے خاوند کو کہا: آپ اپنا علاج کرائیں۔ تقریباً دو سال تک علاج جاری رہا۔ مگر علاج کے بعد لڑکا نامرد رہا۔ لڑکے سے جب یہ کہا گیا کہ آپ لڑکی کو طلاق دے دیں تو لڑکے نے طلاق نہ دی۔ عورت نے عدالت میں دعویٰ کیا تو جج نے لڑکی کو آزاد کردیا تو اس پر لڑکے کے وارثوں نے یقین دلایا کہ لڑکا نامرد نہیں ہے، آپ نکاح کردیں لڑکی کا نکاح کردیا ہے، نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

ج: ہونا یہ چاہئے تھا کہ عدالت لڑکے کو ایک سال علاج کی مہلت دیتی اور اگر اتنے عرصہ میں لڑکا ٹھیک نہ ہوتا تو اسے طلاق دینے کا کہتی، اگر وہ عدالت کے کہنے پر طلاق نہ دیتا تو عدالت تنسیخِ نکاح کا فیصلہ کرتی۔

اب لڑکے کو چاہئے کہ طلاق دیدے اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کردیا جائے۔

مسجد کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی

ہماری رہائش ایک فیکٹری میں ہے جس میں باقاعدہ مسجد بنی ہوئی ہے اور اس میں ہم پنجگانہ نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ اب بعض رفقاء کا خیال ہے کہ یہاں نماز جمعہ کا اہتمام کیا جائے، جبکہ فیکٹری کے مالک کہتے ہیں کہ ہم نے مسجد کا ایریا مسجد کے لئے وقف نہیں کیا ہے، وقف نہ کرنے کی صورت میں ہماری ادا کردہ نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا، اور کیا ایسی مسجد میں نماز جمعہ جائز ہوگی؟

ج: اگر یہ باقاعدہ مسجد نہیں تو مسجد کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ باقی نمازیں صحیح ہیں اور جمعہ بھی جائز ہے۔

س: کھال کے پیسے سے مسجد و مدرسہ کی تعمیر و دیگر اخراجات میں کام میں لے سکتے ہیں؟

ج: کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت واجب التصدق ہو جاتی ہے، اس سے تعمیر کا کام جائز نہیں۔

تصویر کا شوق

عذرا ۔۔۔۔۔۔ کراچی

س: مجھے تصویریں بنانے کا بے انتہا شوق ہے اور میں تصویریں بنائے بغیر رہ نہیں سکتی، مجھے معلوم ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، لہٰذا میں ہر ممکن کوشش کرتی ہوں کہ یہ گناہ سرزد نہ ہو۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ اگر تصویر میں جاندار کی شکل غیر واضح ہو تو وہاں نماز ہو سکتی ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر میں تصویریں شکل نہ بناؤں مثلاً صرف سائے بناؤں جس میں نقوش واضح نہ ہوں یا پشت کی طرف سے انسان کی تصویر بناؤں تو یہ گناہ کا کام تو نہیں ہے؟

ج: تصویر کے نقوش اگر واضح ہوں تو اس کا بنانا حرام ہے، لیکن اگر نقوش نظر نہ آئیں تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں، مگر میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس عادت کو چھوڑ دیجئے۔ آدمی کی زندگی اتنی بے کار نہیں کہ اسے ایسی فضول چیزوں میں ضائع کیا جائے۔ اس زندگی کی قیمت اس وقت معلوم ہوگی جب یہ چھن جائے گی۔ اس وقت حسرت و افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

س: ہمارے رشتہ داروں میں خاص مہینے میں خاص نیاز پکتی ہے۔ ہم نہیں کھاتے اس طرح رشتہ دار ناراض ہوتے ہیں، یہ خاص نیاز کا کھانا صحیح ہے؟

ج: یہ نیاز اگر ایصالِ ثواب کے لئے کی جائے تو وہ فقراء کو کھلانا چاہئے تاکہ اس کا ثواب ملے۔ اور اگر یہ عقیدہ ہے کہ یہ نیاز بزرگ کے نام دی جائے تو وہ ہمارے کام بناتے ہیں اور نہ دی جائے تو کام بگاڑ دیتے ہیں۔ ایسا عقیدہ شرک ہے اور اس کا کھانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں، نہ امیر کے لئے نہ غریب کے لئے۔

بیوی کا علیحدہ مکان کا مطالبہ صحیح ہے

ایک سائل ۔۔۔۔۔۔ کراچی

ایک شخص رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اپنے والدین کے یہاں رہتا ہے اور اس کی نوکری دوسرے کسی شہر میں ہے، اب اس شخص کی بیوی کہتی ہے کہ جہاں آپ رہیں، مجھے اپنے ساتھ ٹھہرائیں، یا آپ یہاں آجائیں۔ اور اس شخص کی مجبوری یہ ہے کہ اپنے شہر میں بسبب معاش نہیں جا سکتا۔ اس شخص کے والد صاحب فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی کو ہمارے یہاں ٹھہراؤ اگر اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے جاؤگے تو پھر تمہارے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں اور تم نافرمانوں میں سے شمار کئے جاؤگے، جبکہ شخص مذکور کی بیوی کا کہنا ہے کہ اگر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے تو میں اس جرم عظیم (یعنی خودکشی) کی مرتکب ہو جاؤں گی۔ اس کے سوا میرے پاس کوئی چارۂ کار نہیں اور یہ شخص اپنی بیوی کے مطالبہ کو سال بھر سے ٹالتا آ رہا ہے۔

ج: عورت اگر خوشی سے اپنے شوہر کے متعلقین کے ساتھ رہنا چاہے تو بہت اچھی بات ہے ورنہ اس کا علیحدہ مکان کا مطالبہ صحیح ہے اور اس کے نان و نفقہ اور سکنیٰ (رہائش) کا انتظام شوہر کے ذمہ ہے۔ اس کے والد کا یہ اصرار کہ بہو ہمارے پاس رہے غلط ہے، اس شخص کو چاہئے کہ یا تو اپنی بیوی کو ساتھ لے جائے یا خود اس کے پاس رہے اور اگر وہ ان دونوں باتوں پر عمل نہیں کر سکتا تو بیوی کو روک رکھنے کا اسے حق نہیں۔ واللہ اعلم۔

بمبئی سے قادیانی فتنے کے سربراہ مرزا طاہر کے نام خط

از مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
دارالعلوم امدادیہ بمبئی

امابعد: جناب مرزا طاہر صاحب!

آپ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج موصول ہوا جس پر نہ تاریخ تحریر درج ہے نہ تاریخ روانگی دعوت مباہلہ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔

تجاہل تغافل تبسم تکلم
یہاں تک تو پہنچے ہیں مجبور ہو کر

میرے لئے یہ قابل فخر اعزاز ہے کہ مسیلمہ کذاب کے جانشین مسیلمہ پنجاب کے مخصوص عقائد و نظریات اور ان پر مبنی "جدید مذہب قادیانیت" جو انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا اور فرنگی سامراج کا ساختہ پرداختہ ہے اس کے مخالفین میں میرا بھی شمار ہو۔ فللہ الحمد

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

جسے بھی اللہ رب العزت نے عقل سلیم سے نوازا ہے وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ قادیانیت کی تردید دراصل اسلام کا دفاع اور حضور ختمی نبوت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان کا لازمی تقاضا ہے ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ایمان کا وہ بنیادی جزو ہے جس کے خلاف کوئی بھی دعویٰ اور اس کی تائید و تصدیق یا اس سلسلے میں کسی قسم کا تردد و تذبذب بلا تاویل و تخصیص کے صریح کفر اور ارتداد ہے اس صورت حال کے مطابق ختم نبوت کا دفاع یقیناً میرے لئے آخرت میں سرخروئی کا باعث بنے گا لیکن بالفرض محال میرے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ہو تب بھی مسیلمہ پنجاب اور اس کے سامراجی آقاؤں کے بنائے ہوئے نبوت کے اس جعلی ایڈیشن کی تردید انشاء اللہ میری نجات کے لئے بہت کافی ہے۔ رہ گیا مباہلہ کا معاملہ تاریخ قادیانیت تو یہ بتاتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی سے لے کر آج تک مرزا اور اس کے جانشینوں نے صرف اور صرف چیلنج ہی چیلنج کئے ہیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بجز مولوی عبدالحق مرحوم کے مقابلے کے تا حیات بڑے مرزا جی یعنی غلام فرنگ مرزا قادیانی کو بھی مباہلہ کے نام پر کبھی کسی کے سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی اور مولانا عبدالحق مرحوم کے ساتھ مباہلہ کا نتیجہ سامنے ہے خود انہی کے بتلائے ہوئے اس معیار کے مطابق کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے" مولانا عبدالحق کی زندگی ہی میں باقرار خود مرزا آنجہانی مرض وبائی ہیضہ اور بقول خود "لعنتی موت" مر کر اپنے کذب پر آپ مہر تصدیق ثبت کر گیا اور یہی "لعنتی موت" مرزا آنجہانی کے لئے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مقابلے میں آخری فیصلہ والی دعا کے مطابق مرزا کے کذب و افتراء کا واضح نشان اور لعنتی موت ڈاکٹر عبدالحکیم مرحوم کے بالمقابل واضح شکست اور پوری امت مرزائیہ کے لئے تازیانہ عبرت ثابت ہوئی ہے۔

دیکھے جو کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اس کے بعد مرزا بشیرالدین محمود کو مباہلہ اخبار والے اور خود معتقدین کے ایک حلقے کے بعض ممتاز افراد مثلاً مولوی عبدالرحمن مصری وغیرہ نے بار ہا مباہلہ کے لئے للکارا لیکن قبول کی توفیق نہ ہوئی۔ (مولوی عبدالرحمن مصری کے چیلنج کی وجہ سے آپ بھی بخوبی واقف ہوں گے کہ بشیرالدین کے کریکٹر پر سخت الزامات تھے جن کی صفائی تک ممکن نہ ہو سکی۔) مخالفین نے ثبوت و شہادت پیش کر کے حلف موکد بعذاب یا مباہلہ کا مطالبہ کیا مگر بشیرالدین محمود نے کوئی صورت قبول نہ کی مرزا ناصر نے بھی یہ ہمت نہ کی جبکہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے آپ کے آنجہانی والد کو مباہلہ کا جو چیلنج دیا تھا وہ مرزا ناصر کے دور میں بھی جوں کا توں برقرار تھا اور آج تک اسی طرح برقرار ہے۔

خود جناب والا بھی اس چیلنج کو قبول نہ کر سکے آپ شاید خود اپنی اس تاریخ سے ناواقف ہیں یا پھر اپنے اسلاف کی طرح محض چیلنج بازی کر کے معتقدین اور دام افتادگان قادیانیت پر بھرم قائم رکھنا چاہتے ہیں آپ حضرات کی تاریخ کے اس پس منظر میں اگر ہم یہ سمجھیں کہ آپ اس چیلنج کے باوجود سامنے آنے کی ہمت نہ کریں گے تو بے جا نہ ہوگا پھر بھی میری دعا ہے کہ آپ مباہلہ کے لئے سامنے آجائیں تاکہ خود اپنی آنکھوں سے باطل کی شکست کا مظاہرہ اور بچشم خود قادیانی فریب کی لعنت کا انجام دیکھ سکیں۔ اور شاید اس طرح دام افتادگان کو ہدایت نصیب ہو جائے لہٰذا واضح اعلان کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کذاب، دجال، مرتد، ضال و مضل، اور قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے اور اس اعلان کے ساتھ میں آپ کے مباہلہ کا یہ چیلنج قبول کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں پھر واضح لفظوں میں کہتا ہوں کہ آپ کا یہ چیلنج مجھے منظور ہے۔

لیکن انسانی ہمدردی کے نقطۂ نظر سے میں پہلے یہ دعوت دیتا ہوں کہ مرزا قادیان اور سامراجیوں کے لگائے ہوئے اس جال سے نکل کر آنجہانی جہنم مکانی مرزا قادیانی اور اس کے خانہ ساز عقائد و نظریات پر لعنت بھیج کر حضور رحمت اللعالمین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ہدایت سے وابستہ ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ بصورت دیگر آپ اپنے چیلنج کے مطابق باقاعدہ مباہلہ کے لئے تیار رہیں۔

کفر و اسلام کے درمیان یہ قطعی فیصلہ مرکز تجلیات الٰہی مہبط وحی مکہ مکرمہ یا مسکن نبی آخر الزمان دار الہجرت والامان مدینہ منورہ میں ہونا چاہئے تھا لیکن چونکہ ان مقدس مقامات کو پروردگار عالم نے قیامت تک کے

لئے کفر کی آلودگیوں سے محفوظ فرما دیا ہے اور کوئی مومن کسی کافر کا ان حدود میں داخلہ گوارہ نہ کرے گا اس لئے ہم آنجناب کو یہاں کی دعوت دینے سے معذور ہیں ہاں ان کے بالمقابل ایک دوسرا مرکز بھی ہے جہاں سے اس سازشی مذہب کی ابتداء ہوئی تھی۔ کیا خوب ہو کہ اسی مرکز کفر و ضلال میں یہ سازش اپنے بانی کے پہلو میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے میرا خیال ہے کہ آپ کو اس تجویز پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کیوں کہ قادیان میں قادیانی کے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہے اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو جامع مسجد دہلی جامع مسجد بمبئی یا جامع فیصل اسلام آباد میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں ہاں یہ وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اگر آپ اللہ کے ان گھروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں تو انتظام ہماری طرف سے رہے گا اور اگر آپ اپنے مرکز قادیان کو منتخب کرتے ہیں جو آپ کے زعم باطل کے مطابق مکہ و مدینہ سے بھی افضل ہے تو انتظامات کی ذمہ داریاں آپ کو لینا ہوں گی ویسے مذکورہ بالا وجہ کی بنا پر ہم کو قادیان کے انتخاب سے زیادہ خوشی ہوگی۔

مباہلہ کی جملہ تفصیلات طے کرنے کے لئے آنجناب بنفس نفیس تشریف لے آئیں۔ یا اپنے کسی نمائندے کو روانہ فرمائیں۔ تاکہ بالمشافہ گفتگو ہو جائے اگر آپ اپنے مذہب کے لئے مال اور وقت کی اتنی قربانی نہ دے سکتے ہوں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹاک ویل گرین لندن سے رابطہ قائم کرکے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف شالا اور وہاں کے دیگر ذمہ دار حضرات سے نوعیت مقام، وقت وغیرہ جملہ تفصیلات طے کرلیں چونکہ میں اس مباہلہ کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں۔ اس لئے آنجناب سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے اسلاف کی روش سے ہٹ کر میدان میں آئیں اور اپنی تاریخ میں ایک روایت قائم کریں اور حیلوں حوالوں کے ذریعہ مباہلہ کے بدترین اور عبرت ناک انجام سے بچنے کی کوشش نہ کریں ورنہ آپ کا فرار قادیانی تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

(نوٹ) اس خط کی روانگی کے بعد سے ڈیڑھ ماہ کا وقت دیا جا رہا ہے تاکہ اس میں آپ جملہ امور طے کرلیں ورنہ آپ کا چیلنج سابقہ روایات کے مطابق محض نخرہ تصور کیا جائے گا آج ۲۴ محرم الحرام ہے ۱۲ ربیع الاول آخری تاریخ ہوگی مسلمانوں کو باخبر کرنے کے لئے یہاں کے اخبارات میں آپ کا چیلنج اور میرا جواب شائع ہو رہا ہے آپ بھی اپنے جماعتی اخبارات میں کسی تحریف و خیانت کے بغیر اس کو شائع کرا دیں۔

کاپی برائے اطلاع

(۱) رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ (مع عربی ترجمہ)
(۲) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند
(۳) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
(۴) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹاک ویل گرین لندن۔
(۵) صدر انجمن احمدیہ قادیان۔
(۶) صدر انجمن احمدیہ صدیق آباد (ربوہ پاکستان)
(۷) دفتر قادیانی مشن بمبئی
(۸) دفتر ختم نبوت مدراس۔
(۹) امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ
(۱۰) جمعیت علمائے ہند دہلی۔
(۱۱) جمعیت علمائے مہاراشٹر
(۱۲) ملی جمعیت علمائے ہند دہلی۔
(۱۳) جماعت اسلامی ہند دہلی۔
(۱۴) جماعت اسلامی مہاراشٹر
(۱۵) جمعیت اہل حدیث پھل والان دہلی۔
(۱۶) نمائندہ لاہور، قادیانی جماعت بمبئی۔
(۱۷) شاہی امام جامع مسجد مولانا عبداللہ بخاری صاحب
(۱۸) امام جامع مسجد بمبئی مولانا شوکت صاحب۔
(۱۹) ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
(۲۰) انجمن فروغ سنت کان پور
(۲۱) مجلس علمیہ حیدرآباد۔
(۲۲) دفتر سنی جمعیت العلماء بمبئی۔
(۲۳) دار المبلغین لکھنؤ۔
(۲۴) امامیہ مشن لکھنؤ۔
(۲۵) دین دار انجمن حیدرآباد۔
(۲۶) ہفت روزہ ختم نبوت کراچی پاکستان

نعت

قمر حجازی اوکاڑہ

جسے کملی والا بلائے مدینہ — !
نہ کیوں سر کے بل چل کے جائے مدینہ
ایک تابندہ تارے مدینہ کے ذرّے
ہے جنت کی خوشبو ہوائے مدینہ
قدم چومتے ہیں ملائک بھی اُس کے
ہے شاہوں سے بڑھ کر گدائے مدینہ
یہی آرزو ہے، یہی ہے تمنّا !!
خدا زندگی میں دکھائے مدینہ
قمر میرے لب پر یہی اک دُعا ہے
مجھے موت آئے تو آئے مدینہ۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

حافظ شجاع الدین احمد حقانی اکوڑہ خٹک

مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ۸ اپریل ۱۹۳۲ء کے خطبہ جمعہ میں بکتے ہیں:

ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے بھی یہ نظارہ دیکھا کہ ایک شخص ہمارے سامنے اٹھا اور خدا کے لئے عشق و محبت کا جذبہ ہم نے اس کے اندر دیکھا جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس جذبہ کی ایک جھلک ان آنکھوں سے ہم نے حضرت مرزا صاحب میں دیکھی جس کا اصل سرچشمہ ہمارے پیغمبر ہیں کس طرح دیکھا؟ گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آپ کو آتے ہیں اور آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ ہم نے انہیں ایک بوری میں ڈالنا شروع کیا تھا۔ مگر وہ بہت جلد بھر گئی اس لئے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن وہی شخص جو اپنے لئے گالیوں کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ وہی شخص جو اپنے متعلق گالیوں کو اس فراخدلی سے سن لیتا ہے جب نبی کریم ﷺ کے متعلق کوئی ایسا خط آ جائے یا کوئی مضمون شائع ہو۔ جس میں آپ پر حملہ ہو۔ تو اس کی غیرت جوش میں آ جاتی ہے۔ اور چین نہیں لیتے جب تک اس کا جواب نہ دے لیں۔

(پیغام صلح ۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء)

مولوی محمد علی صاحب کی اس دجل و فریب لاف وگزاف اور صریح دروغ گوئی کا پردہ خود مرزا صاحب نے چاک کیا ہے۔ "آریہ دھرم" صفحہ ۵۸، ۵۹، ۶۰ پر مرزا صاحب رقمطراز ہے۔

جنہوں نے اپنی بدذاتی اور بدگوہری سے ہمارے نبی ﷺ پر بہتان لگائے یہاں تک کہ کمال خباثت اور پلیدی سے سید المعصومین ﷺ پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی۔ اگر غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریر دل کو وہ جواب دیتے جو ان کی بداصل کے مناسب ہوتا۔ مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت روکتی ہیں۔ اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہئے تھا ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور آریوں سے کھا رہے ہیں۔ یہ سب بردباریاں ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اور کریں گے کیونکہ ان احسانات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے جو خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم نے اس مہربان گورنمنٹ کے ہاتھ سے ہمارے نصیب کئے اور نہایت بدذاتی ہوگی۔ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی ہم سے ان نعمتوں کو فراموش کر دے۔ جو اس گورنمنٹ کے ذریعے سے مسلمانوں کو ملی ہیں۔ بلاشبہ ہمارا جان و مال گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے۔ اور ہوگا۔ اور ہم غائبانہ اس کے اقبال کے لئے دعا گو ہیں۔

سوچنے کا مقام ہے کہ مرزا قادیانی نے محض گورنمنٹ کے پاس اور لحاظ سے سید المعصومین ﷺ پر زنا کی تہمت لگانے والوں کو کچھ نہ کہا۔ لیکن پھر بھی مولوی محمد علی صاحب مرزا صاحب کا عشق رسول بڑھ چڑھ کر بیان کرتا ہے۔ یہ تو مرزا صاحب کا وہ عشق رسول تھا جن کے راوی مولوی محمد علی تھے۔

یہی مولوی صاحب (مرزا لعین) کا عشق قرآن کا نقشہ کتنے دل آویزی سے کھینچتا ہے۔

"قرآن کے ساتھ اس قدر عشق تھا کہ دن رات قرآن پڑھتے تھے اس کا کام یہ تھا کہ قرآن کو پڑھتا چلا گیا۔ مہینے گزرتے گئے قرآن پڑھتے ہوئے آپ کے ملنے والوں کا بیان ہے کہ کئی ہزار مرتبہ قرآن مجید آپ نے پڑھا۔ (پیغام صلح ۴ مئی ۱۹۳۹ء)

اس قدر قرآن کے ساتھ عشق کیا ہے کہ اس کی دوسری نظیر اس امت میں نظر نہیں آتی یہاں تک کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک دفعہ یہ کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو لوگوں نے بڑا بڑا عشق کیا لیکن قرآن کے ساتھ عشق مرزا صاحب ہی نے کیا۔ (ایضاً)

پہلے ہم مرزا قادیانی کی جسمانی بیماریوں کا اس کے زبانی تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ مولوی صاحب کی کئی ہزار مرتبہ والی بات صحیح طور پر سمجھی جا سکے مرزا دجال لکھتا ہے کہ:

میں ایک دائم المریض آدمی ہوں ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو پیشاب آتا ہے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳-۴)

مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریباً ۲۰ برس سے ہیں۔

(نسیم دعوت صفحہ ۶۸)

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے لکھتا ہے

کہ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ محترمہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول)

"مراق کا مرض حضرت صاحب کو موروثی نہ تھا۔ بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا"

(رسالہ ریویو قادیان بابت اگست ۲۶ء صفحہ ۱)

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۸۸ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا۔ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے۔ اور قرأت میں شاید قل ہو اللہ بمشکل پڑھ سکوں۔ کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔

میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کا اثر ابھی بکلی دور نہ ہوا تھا میری حالت مردی کالعدم تھی (نزول المسیح صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

محولا بالا مندرجات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ مرزا لعین مجموعہ امراض اور ایک دائم المرض انسان تھا پھر مرزا قادیانی قرأت صلوٰۃ تک ہی نہیں کر سکتا تھا چہ جائیکہ ہزاروں مرتبہ ختم القرآن۔

مرزا قادیانی نے ۱۸۸۴ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں وفات ہو گئی۔ اگر بیس ہزار مرتبہ جمع کے صیغہ سے کم از کم تین ہزار مرتبہ ختم قرآن مراد لے جائیں تو گویا مرزا صاحب نے باہم عوارض و امراض ۲۴ سال میں ۳۰۰۰ ختم قرآن کے یعنی روزانہ سوا دس پارے۔

مرزا قادیانی کو تو دورہ سر، ہسٹیریا، ذیابیطس اور کثرت پیشاب کی وجہ سے قرأت کمترین تک پڑھ نہیں سکتا پھر سوا دس پارے روزانہ کیونکر قرأت کر سکتا تھا۔

اب رہا اقبال کے متعلق مولوی محمد علی کی ریمارکس تو اس بارے میں ہم اقبال کے زبان میں انھیں کو جواب دیتے ہیں اگرچہ اس کا نسبت اقبال کی طرف محض تلبیس ابلیس ہے۔ اقبال اس قول سے مبرا ہے:

اقبال فرماتے ہیں:

"قادیانیت اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر

باقی صفحہ ۱۹ پر

خاتم النبیین اور خاتم مرزائیہ کی قادیانی تفسیر

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان آیت خاتم النبیین میں لفظ خاتم وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔ ہم ایک بات کہہ رہے ہیں اور وہ دوسری بات۔ قادیانیوں کے سربراہ چہارم مرزا طاہر احمد کہتے ہیں کہ موجودہ دور کے دونوں طرف کے علماء فریق بن گئے ہیں۔ تو لفظ خاتم کا فیصلہ نئے علماء سے کرانے کی بجائے پرانے علماء سے کرائیں۔ لیکن اس سے بھی بہتر ایک اور طریق ہے جو ہم پیش کرتے ہیں کہ ادھر اُدھر جانے کی بجائے ہم دونوں فریق بابدولت مرزا غلام احمد کو ہی ثالث کیوں نہ تسلیم کر لیں۔ جب کہ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ وہ ہر دینی معاملہ میں ان کا حکم عدل تسلیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کیوں نہ شروع کی جائے۔ اور دیکھا جائے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ خاتم پر کیا روشنی ڈالی ہے۔ ہم آنحضرتؐ کی قریباً دو سو احادیث میں سے مضامین کی طوالت کے پیش نظر صرف چند ایک پیش کرتے ہیں۔ جن میں آپ نے لفظ خاتم کو استعمال کیا ہے۔ اور ساتھ ہی لفظ خاتم کے معنوں کی تشریح بھی کر دی۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ میری اُمت میں تیس ایسے جھوٹے آئیں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے ۔ یاد رکھو میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۲۔ مسلم شریف میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون** میں تمام نسل انسانی کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم المساجد الانبیاء** کہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور مسجد (مسجد نبوی) انبیاء کی مساجد کو ختم کرنے والی ہے۔

۴۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا **یا عم اقم مکانک الذی انت بہ فان اللہ قد ختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبیون** اے میرے چچا وہیں رہو اللہ نے تم پر ہجرت کو یوں ختم کر دیا ہے جس طرح مجھ پر نبوت کو۔

۵۔ بخاری۔ مسلم۔ ابن عساکر، نسائی میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ختم بی الرسول** مجھ پر انبیاء کا خاتمہ ہو گیا۔

"خاتم" کے لفظ کو بالکسر "خاتِم" پڑھا جائے یا بالفتح "خاتَم" دونوں صورتوں میں نتیجہ ایک ہی ہے لفظ خاتم "ختم" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی مہر کرنے یا لگانے کے ہیں۔ اگر خاتِم پڑھا جائے تو یہ مہر کرنے والے کے معنی میں ہو گا۔ اگر خاتَم پڑھا جائے تو اس کے معنی خود مہر کے ہیں۔ دونوں صورتوں میں مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے انبیاء کے سلسلہ پر مہر لگ گئی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ تھا کہ

۱۔ "خدا نے مجھے قرآن سکھایا"

ب۔ جس کا دعویٰ تھا کہ قرآن کریم کے صحیح معنی مجھ پر کھول دیئے گئے۔"

ج۔ جس کا دعویٰ تھا کہ "قرآن کریم کے ان معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے۔"

د۔ جس کا دعویٰ تھا کہ "میں خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر ہوں۔"

س۔ جس کا دعویٰ تھا کہ "خدا تعالیٰ نے مجھے سمندر کی طرح حقائق و معارف سے بھر دیا۔"

اب ہم قادیانی امت سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اپنے پیر و مرشد کی اپنے پیشوا کی مندرجہ ذیل تحریروں کو پڑھیں۔ آیت خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا جو معنی اور مطلب مرزا صاحب نے (بقول خود) خدا تعالیٰ سے علم پا کر کیا ہے اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے

خاتم النبیین

۱۔ مرزا صاحب اپنی کتاب "ازالہ اوہام" جلد دوم صفحہ ۶۱۴ پر لکھتے ہیں "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا

۲۔ "کتاب البریہ کے صفحہ ۱۸۴ پر لکھتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی فرما کر فیصلہ کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بند ہے۔

۳۔ "حمامۃ البشریٰ" کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ کیا نہیں جانتے کہ ہمارے نبی اکرمؐ کو بغیر کسی استثناء کے خدائے رحیم و کریم نے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کے طور پر فرمایا لا نبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۴۔ حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے قول ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۵۔ کتاب البریہ کے حاشیہ صفحہ ۸۴ پر لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ کوئی نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہ تھا۔ قرآن شریف میں آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۶۔ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۸۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے"

۷۔ "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۶۱۵ پر لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔"

خاتم الانبیاء

اب چند حوالے مرزا صاحب کی تحریرات سے وہ لکھے جاتے ہیں جہاں انہوں نے لفظ خاتم کو بند کرنے معنی میں استعمال کیا ہے۔

۱۔ "نشان آسمانی" کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔ "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۲۔ "شہادۃ القرآن" کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں "ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اس پر تمام نبوتیں۔ تمام پاکیزگیاں تمام کمالات ختم ہو گئے۔"

۳۔ "انجام آتھم" کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں۔ "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

۴۔ خاتم نصرت الحق ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ب پر لکھتے ہیں۔ "بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام عیسیٰ ہے۔"

۵۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں "ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم"

۶۔ چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۲۴ پر لکھتے ہیں "میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کی شریعت خاتم الشرائع۔"

خاتم الاولاد

مرزا صاحب اپنی پیدائش کے متعلق اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں: "میری پیدائش اس طرح ہوئی کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی بعد اس کے میں نکلا تھا۔ میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا۔"

خاتم الخلفاء

چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۱۸ پر لکھتے ہیں "خاتم الخلفاء ایسا خلیفہ جو سب کے بعد آنے والا ہے" مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریرات کی رو سے۔

ا۔ قرآن آسمانی کتابوں کا خاتم

ب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام شریعتوں کی خاتم۔

ج۔ مرزا صاحب اپنے ماں باپ کی اولاد کے خاتم۔

اب ہمارے سامنے فیصلہ کی بالکل آسان صورت پیدا ہو گئی ہے۔

ا۔ اگر قرآن کے بعد کسی آسمانی کتاب کا آنا بند

ب۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے بعد کسی شریعت کا آنا بند۔

ج۔ اگر مرزا صاحب کے پیدا ہونے کے بعد انکے

باقی صفحہ ۲۹ پر

مریم صدیقہ مرزا قادیانی کی نظر میں

مولانا تاج محمد صاحب، مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۴ پر لکھتے ہیں

"مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے اس پر حضور علیہ السلام (مرزا غلام احمد) نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے۔ اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھرجائی کانے سلام آکھناں واں" جس سے مقصد کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اس طرح اس آیت میں اصل مقصود مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔

مرزا بشیر احمد ایم اے نے اس روایت کی تاویل اس طرح کی ہے کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کا منشاء یہ نہیں تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انسان ثابت کرے

مرزا بشیر احمد ایم اے کی یہ تاویل سراسر غلط ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد نے حضرت مریم کے بارے میں جو رویہ اختیار کئے رکھا اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ انہوں نے سیدہ مریم کے بارے میں قرآن مجید کے موقف کے خلاف مسلسل گستاخی اور مجاز آرائی کی ہے اور یہودیانہ شیوہ اور خصلت کے انداز میں تمام تہمتیں لگا کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ مرزا غلام احمد نے اس بارے میں اپنے ناپاک رویہ میں کئی کروٹیں بدلی ہیں

پہلی کروٹ :-

مرزا صاحب "ایام الصلح" اردو کے ص۶۵ پر لکھتے ہیں۔

"افغانیوں کے وہ رسوم جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں چنداں فرق نہیں سمجھتے۔ اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں حضرت مریم کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا، اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔"

یہ تو تھی پہلی کروٹ کہ حضرت مریم صدیقہ اپنے منسوب سے بلا تکلف ملاقات کرتیں، بلا تکلف اس کے ساتھ پھرتیں اور بلا تکلف باتیں کرتیں۔

دوسری کروٹ :-

مرزا غلام احمد کی دوسری کروٹ ان شرمناک الفاظ سے شروع ہوتی ہے کہ

مرزا صاحب اپنی کتاب "کشتی نوح" کے ص۱۶ پر لکھتے ہیں کہ "بزرگوں نے جب اصرار کر کے بسرعت تمام مریم کے اسی یوسف نجار سے نکاح کرا دیا۔ اور مریم کو ہیکل سے رخصت کرا دیا تا کہ خدا کے مقدس گھر پر نکتہ چینیاں نہ ہوں کچھ تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہ لڑکا پیدا ہوگیا جس کا نام یسوع رکھا گیا مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے باوجود پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

تیسری کروٹ :-

مرزا صاحب "کشتی نوح" کے حاشیہ ص۱۸ پر لکھتے ہیں۔

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔"

مرزا غلام احمد کی ان تحریرات سے عیاں ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول مسیح علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ کی توہین و تذلیل کے لئے بہتان طرازی و افترا پردازی کا ایسا ریکارڈ قائم کیا کہ یہودیوں کے بہتان عظیم کو بھی مات کر دیا۔

ہم مرزا غلام احمد کی ذریت سے پوچھتے ہیں :

۱ کیا یوسف نجار نامی شخص حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ تھا ؟۔

۲ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں ؟۔

۳ کیا حضرت مریم کو حمل پہلے ہوا اور نکاح بعد میں ؟۔

۴ کیا حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے بتول (کنواری) کا جو عہد کیا تھا، اس عہد کی خلاف ورزی کر کے حضرت مریم کامل مومنہ رہ جاتی ہیں ؟۔

۵ کیا ان تمام باتوں میں مرزا غلام احمد نے یہودیوں کی ہم نوائی کی ہے، یا نہیں ؟۔

جو لوگ مرزا غلام احمد کی ان تحریرات کو پڑھ کر ان کے "تقدس" کے قائل ہیں تو اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ ان کے ہاں نبوت کا تصور بعینہ وہی رائج ہے۔ جو یہود کے ہاں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اسی کردار

باقی ص۲۶ پر

بزمِ ختم نبوت

ہمیں بھی لٹریچر بھیج دیں

وڈو ...... اللہ ڈنو .... خضدار

میں نے آپ کا کچھ لٹریچر پڑھا ہے جو کہ حقیقی اسلام کا دفاع ہے۔ میں آپ کو اس عظیم کام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور رب عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ مہربانی کر کے ہمیں بھی اس قسم کا لٹریچر بھیجیں تاکہ یہاں کے عوام کو خبردار کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں ختم نبوت کا یونٹ کھولوں۔

رسالہ جلدی ارسال کریں

محمد اسلم صوفی، جمرود قلعہ

میرے نزدیک خنزیر کا گوشت اور مرزائیوں کا عقائد برابر ہیں۔ خدا کرے یہ چیز تمام مسلمانوں کے اندر آجائے۔ (آمین ثم آمین) ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے میری دعا ہے کہ اس مبارک رسالے کو خدا دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ رسالہ ذرا جلدی ارسال کیا کریں۔ ایک تو مجھے اس کا انتظار بہت زیادہ رہتا ہے۔ اور دوسرا ہم دو تین ساتھیوں نے پڑھ کر پھر اسے وادی سون سکیسر اوچھالی میں بھیجنا ہوتا ہے تاکہ وہ بھی قادیانی فرقے سے باخبر رہیں۔ ہماری طرف سے اور وادی سون سکیسر اوچھالی والوں کی طرف سے ان دوستوں کو مبارکباد جنہوں نے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا ہے۔

کلام پاک کی تاثیر

روبینہ خواجہ

کچھ عرصے پہلے کی بات ہے۔ میری خالہ کی شادی تھی۔ ہم سب تیاریوں میں مصروف تھے۔ میں اور میری دو بہنوں نے بنارسی کرتے سلوائے اور یہ تینوں کرتے ہم نے ایک ہی ڈبہ میں بند کر کے کہیں رکھ دیئے۔ ہمارا سب سامان اوپر گیلری میں پڑا ہوا ہے صرف ایک دو اٹیچی کیس نیچے ہیں۔ جب ہم نے ٹرائی لینے کے لئے ان کرتوں کے ڈبوں کو ڈھونڈا تو وہ ہمیں کہیں نہ ملے پھر ہم نے گیلری کا چپہ چپہ چھان مارا مگر کرتے اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ہم نے گیلری میں پڑا ایک ایک صندوق اور کارٹن حتی کہ پیٹی بھی دیکھ ڈالی۔ وہاں پر دو کارٹن بھی پڑے ہوئے تھے۔ ایک میں گڑیوں کے کچھ کپڑے اور دوسرا بالکل خالی تھا۔ صرف ایک غرارہ اس میں پڑا تھا ہم نے اچھی طرح اس غرارے کو باہر نکال کر وہ کارٹن دیکھا لیکن اس میں کچھ نہیں تھا۔ آخر ہم نے سوچ لیا کہ شاید وہ باہر پڑے رہ گئے اور کوئی صفائی کرنے والی وہ ڈبہ اٹھا کر لے گئی۔ اس طرح ہم تھک ہار کر صبر کر کے بیٹھ گئے اور نئے سوٹ بنانے لگے۔

ہمارے سامنے ایک استانی جی ہیں جو قرآن پاک پڑھاتی ہیں۔ کچھ دن پہلے بہن ان کے گھر گئی اور باتوں باتوں میں ان کو اپنے بنارسی کرتوں کی گمشدگی کے بارے میں بتایا اس پر استانی صاحبہ نے بتایا کہ سات مرتبہ سورۃ الضحیٰ پڑھ کر قرآن پاک کے عمّ پارہ میں سے پڑھیں کہیں بھی ہوگا ضرور مل جائے گا۔ بہن نے گھر آکر بتایا تو ہم نے یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ اب تو گھر کا کونہ کونہ چھان مارا ہے۔ اب دوبارہ اتنی محنت کرنے کو دل نہیں چاہتا لیکن دوسرے دن مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ ایک دفعہ اللہ کا کلام پڑھ کر دوبارہ ڈھونڈا جائے۔ شاید مل جائے۔ چنانچہ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد میں قرآن پاک لے کر بیٹھ گئی اور سورۃ الضحیٰ پڑھنی شروع کر دی۔ اور ساتھ ہی مجھے یقین ہو گیا کہ اب ان شاء اللہ کرتے ضرور مل جائیں گے۔ میں نے گیارہ بار سورت پڑھی اور اپنی بہن کو لے کر گیلری میں چڑھ گئی۔ ہم نے سب سے پہلے گیلری میں ہی تلاش لینا شروع کی میں ساتھ ساتھ سورت پڑھتی جاتی اور میری بہن ڈبہ ڈھونڈنا شروع کر دیتی۔ دو صندوق دیکھے مگر ان میں سے ڈبہ نہیں

کرتے نہ ملے۔ تو ہم کچھ مایوس ہو گئے۔ پھر میں نے اپنی بہن سے کہا کہ وہ کارٹن بھی ذرا دوبارہ دیکھ لو تو اس نے جواب دیا کہ یہ والا کارٹن بھی تو خالی ہے۔ اس میں تو پہلے بھی دوبارہ اچھی طرح دیکھا تھا مگر میں نے کہا کہ پھر بھی اچھی طرح دیکھ لینا چاہئے۔ اس پر بہن نے وہ والا کارٹن کھولا جس میں صرف غرارہ تھا اور کچھ نہیں۔ ابھی اس نے ڈھکنا ہی کھولا تھا کہ وہ چیخ مار کر کہنے لگی کہ وہ بنارسی کرتوں والا ڈبہ پڑا ہوا ہے۔ یہ سن کر میں خود ڈر گئی اور اس سے کہا کہ مذاق نہ کرو مگر وہ کہنے لگی ہی تھی اس نے ڈبہ باہر نکال کر کھولا تو اس میں ہمارے تینوں بنارسی کرتے موجود تھے۔ یہ دیکھتے ہی ہم نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ دراصل میں ڈر گئی تھی کہ یہ ڈبہ یہاں کس نے رکھ دیا ہے اس وقت میری جو حالت تھی وہ قابل دید تھی۔ میں اتنا سہم گئی کہ سمجھنے لگی شاید اس گھر میں کوئی جن یا کوئی اور چیز ہے کہ جس نے یہ ڈبہ یہاں رکھ دیا ہے۔ ورنہ تو مجھے پورا یقین تھا کہ ڈبہ وہاں نہیں۔ کیونکہ میں نے خود اچھی طرح اس کارٹن کو دیکھا تھا اگر وہ کہیں ڈبے کی دیوار وغیرہ سے لگا ہوتا تو ضرور کسی نہ کسی کو تو نظر آجاتا مگر ایسا نہیں ہوا۔ پھر میں اپنی

بھون سے کہنے لگی کہ جلدی اس کمرے سے نکل کر نیچے چلو اور ساتھی بھی ساتھ میں مت بھیج رہی تھی، پتہ نہیں یہ خوف کے آنسو تھے یا اللہ تعالیٰ کے نکلنے کے، کہ اس نے اپنے کلام میں اتنی تاثیر رکھی ہوئی ہے جو اس کے بندے کی شکل تبدیل دور کر رہی ہے جس نے بتایا کہ ترجمہ قرآن کریم کا اعجاز قرار دیئے

مرزا طاہر کی شکست

قاری عبدالرحیم رحیمی

جناب سربراہ جماعت قادیانی و ایسوسی ایشن گرلس بال لندن مورخہ ۵ اگست ۸۸ء کو آپ کی ایسوسی ایشن کی طرف سے مباہلہ کی دعوت کی کاپی ملی، بذریعہ پوسٹ اور اس کی کاپی میں جماعت قادیانی کی ایسوسی ایشن نے تفصیلاً اپنے عقائد کو اسلامی ظاہر کرنے کی اور مسلمانوں سے ہم آہنگ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جو آپ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس مباہلہ کی کتاب کا تفصیلاً جواب دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ علاوہ اس جواب کے اپنی پوری کتاب کا جواب سمجھیں۔ میں انفرادی طور پر پوری امت مسلمہ کی طرف آپ کو اس کا جواب ارسال کر رہا ہوں اگرچہ علماء امت کے اور افراد نے بھی آپ کو جواب ارسال کیا ہے اور اگر آپ اس مباہلہ کی کاپی کے ذریعے علماء امت کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی بھول ہوگی اس لئے بجائے اس کے کہ میں آپ کی جماعت کی تشہیر کروں اور جن لوگوں کے ذہن خالی ہے ان کو قادیانی جماعت کے لٹریچر سے آشنا کروں ان کو قادیانیت کی طرف متوجہ کروں میں سمجھتا ہوں یہ تمام تکرار دراصل صرف اس لئے نہیں کہ قادیانیت کے عقائد کو اسلامی ثابت کرنے کی کوشش ہے بلکہ اس کے کچھ اور بھی سیاسی مقاصد ہیں۔

آپ کی مباہلہ کی کاپی کے پہلے صفحہ میں آپ کی ایسوسی ایشن نے اعتراض کیا ہے کہ قادیانی جماعت کے بانی مبانی جو سلسلہ قادیانیت کا بانی ہے اس کو ہر قسم کے ناپاک عنوان کا نشانہ بنانا میں صرف ایک نقطے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بانی دین اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہیں۔ مزید اسلام کو کسی دوسرے بانی کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی شخص کسی بنیاد پر اسلام کی بانی ہونے کا دعویٰ کرے وہ شخص پوری امت مسلمہ کے نزدیک کافر و دجال اور کذاب ہے۔ آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں آپ کے سلسلے کے بانی کا الفاظ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اپنے مبہم الفاظ میں خود اپنے عقائد کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور مزید آپ مباہلہ کی کتاب کا تفصیلاً جواب ۱۹۷۴ء کے آئین کے اس شق میں موجود ہے جس شق میں ترمیم کے لئے جو علماء حضرات نے آپ کے پیشرو آنجہانی مرزا ناصر کو دعوت دے کر مناظرہ میں شکست دی اور وہ آج بھی اسمبلی کی ریکارڈ میں موجود ہے اور مزید یہ کہ آپ کے مباہلہ کی چیلنج کو بھی قبول کرتے ہوئے پاکستان کے مختلف مقامات پر اور لندن شہر میں ۱۲ اگست ۸۸ء کو آپ کی جماعت کی طرف سے دیئے ہوئے ہال لندن میں آپ کا انتظار کیا آپ کی جماعت کی نمائندگی کرنے کے لئے کوئی نہیں آیا اور ۲۶ اگست ۸۸ء کو مندرجہ ذیل مقامات پر بھی کوئی نہیں آیا۔

لاہور، شاہی مسجد کراچی، بنوری ٹاؤن، پشاور، یادگار چوک، اسلام آباد فیصل مسجد اور ۲۸ اکتوبر کو خود آپ شہر ربوہ میں کوئی نہیں آیا اس لئے اس چیلنج کو قبول نہ کرنے پر اور نہ آنے پر ہم اس کو شکست پر محمول کرتے ہوئے اعلان عام کرتے ہیں کہ مباہلہ کا یہ چیلنج صرف ایک ذہنی اختراع کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔

مرزا قادیانی کے شرمندہ ہو کر فرار ہونے کی عجیب حکایت

مرسلہ محمد مسلم ہارون آباد

ایک مقام پر دو طالب علم بیٹھے تھے ایک کا نام مولوی محمد نعیم صاحب دوسرے کا نام لقاء اللہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی وہاں سے گزرا ان کے سامنے قرآن کی ایک آیت سے اپنی پیشین گوئی ظاہر کی اور یہ آیت پڑھی مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد اور کہا اس میں میری پیشین گوئی ہے مولوی نعیم صاحب نے اس کا خوب جواب دیا کہ تیرا نام تو احمد نہیں بلکہ غلام احمد ہے اور قرآن میں غلام احمد کا کہیں ذکر نہیں ہاں میرا نام قرآن میں پورا موجود ہے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم اور جب مولوی صاحب لقاء اللہ نے مرزا سے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر تو قرآن میں میری پیشین گوئی موجود ہے میرا نام لقاء اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ اور ایک مقام پر ہے۔ فمن کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت اگر یہی طریقہ استدلال کا ہے تو پھر کسی کا نام محمد رکھ کر دعویٰ کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باتیں سن کر مرزا لاجواب ہو کر شرمندگی کیساتھ چلا گیا

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

نماز کی اہمیت

عابد الرحمٰن افضل جنڈالہ کلاں

قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

توحید و رسالت کے اقرار کے بعد دوسرا درجہ نماز پنجگانہ کا ہے۔ نماز تمام عبادات سے افضل ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و حدیث سے ثابت ہوتی ہے نماز کا منکر مسلمان نہیں نماز دن رات میں پانچ بار فرض ہے اس کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام فرائض میں نماز سب سے پہلے فرض ہوئی۔ اور قرآن مجید میں اس فریضے کی سب سے زیادہ تاکید ہوئی ہے آنحضرت ﷺ اور ان کے خلفائے کرام نے ہر حال میں نماز کو ادا کر کے اس کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے مثلاً صحت، بیماری، جنگ، سفر اور حضر وغیرہ۔ کسی موقع پر نماز میں کوتاہی نہیں کی۔ بموجب حدیث نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا۔ جس نے اسے ترک کیا۔ اس نے دین کی بنیاد کھود کر پھینک دی۔ ارشاد رسالت ﷺ ہے۔ کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ فرضیہ صلوٰۃ کے لئے راہ گریز نہیں۔ جب مسلمان اللہ پاک کا اولین حکم نہیں مانتا تو وہ کس طرح حکم ماننے والا بندہ ہو سکتا ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو کم از کم برس میں زبانی پیار سے نماز پڑھنے کی تاکید کرے اور جب بچہ ۱۰ برس کا ہو جائے اور نہ مانے تو مار کر نماز پڑھائے۔

ایک بزرگ کا مقولہ ہے جو سات باتوں پر عمل کرے اور سات پر نہ کرے اس کا عمل بیکار ہے

۱ اللہ کے خوف کا دعویٰ کرے لیکن گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا یہ دعویٰ غلط اور لاحاصل ہے۔

۲ اللہ سے ثواب کی اُمید رکھے اور نیک عمل نہ کرے اگرچہ اللہ عمل کے بغیر بھی ثواب دے سکتا لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ ثواب نیک عمل کرنے والے ہی کو ملے گا۔

۳ نیک کام کرنے کی خواہش تو ہو لیکن عزم نہ ہو۔

۴ کوشش بغیر اخلاص کے اخلاص کے بغیر بڑی سے بڑی نیکی اور دینی محنت بے کار ہے۔

۵ باطن کی اصلاح کے بغیر ظاہری۔ بناوٹی نیکی بے کار ہے۔

۶ استغفار بلا ندامت یعنی زبان سے استغفار تو کرے لیکن دل میں ندامت پیدا نہ ہو تو ایسی استغفار سے کیا فائدہ۔

۷ دعا بغیر محنت کے یعنی نیک بننے کی کوشش بالکل نہ کرے تنہا دعا پر اکتفا کرے وہ محروم رہے گا توفیق کوشش کرنے والوں ہی کو ملتی ہے۔

جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھائیں گے۔

مرسلہ: محبوب ابن نور الاسلام
اسلام پور، جشور، بنگلہ دیش

قرآن مجید

نوید احمد چکیاہ مانسہرہ

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ قیامت کے دن صاحب قرآن سے یہ کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ:

تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

قرآن مجید خدا کا آخری کلام ہے۔ جس کے ذریعے ہمیں احکام الٰہی کا علم ہوتا ہے۔ یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ضابطہ حیات کے علاوہ مادی و روحانی ترقی کے وسائل درج ہیں۔

اقوالِ زریں

محمد ظفر اقبال چک نمبر ۱۱۹ بہاولنگر

۱ تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔

۲ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

۳ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو سچا جانتا ہے اور جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

۴ تعجب ہے اس پر حساب کو حق جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔

۵ تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو برحق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔

۶ تعجب ہے اس پر جو اللہ کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں پر بھروسہ رکھتا ہے۔

۷ تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔

محمد لیاقت خان راولپنڈی

▽ جو آدمی نرم مزاجی کی صفت سے محروم ہو گیا وہ سارے خیر سے محروم ہو گیا۔ (فرمان رسول اللہ ﷺ)

۲) نہیں اس دن پر رونا چاہیے جو نیکی کے بغیر گزار دیا۔ (حضرت ابوبکرؓ)

۳) کم کھانا صحت ہے کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت ہے۔ (حضرت عمرؓ)

۴) خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

۵) لالچ تمام برائیوں کی جڑ اور علم تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ (حضرت علیؓ)

اقوال حضرت عثمانؓ

احمد اقبال مجوکہ پڑاڑ خوشاب

۱ تینوں کو حاصل کرو: علم، اخلاق، شرافت۔
۲ تینوں پر ایمان رکھو: توحید، رسالت، جزا و سزا۔
۳ تینوں کو یاد رکھو: موت، احسان، نصیحت۔
۴ تینوں کو عزیز رکھو: ایمان، سچائی، نیکی۔
۵ تینوں سے نفرت کرو: شیطان، شیزان، قادیان۔

شان والے جانشینؓ

(محمد راشد - مانسہرہ)

- نبی کریمؐ کی وفات کے بعد جس ہستی کو تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر خلیفہ بنایا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جس شخصیت کو خلیفہ بنایا وہ حضرت عمرؓ تھے۔
- حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد جس ہستی کو خلیفہ بنایا وہ حضرت عثمانؓ تھے

حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد جس ہستی کو خلیفہ بنایا وہ حضرت علیؓ تھے۔

سرور کائناتؐ کے خدام

محمد اشرف شیخ والا کروڑ لال عیسن

کچھ صحابہ ایسے تھے جن کو حضورؐ نے خاص خدمات سپرد کر رکھی تھیں۔ وہ خدام یہ تھے۔

۱۔ انس بن مالک انصاریؓ آپؐ کے مشہور خادم ہیں دس برس تک حضورؐ کی خدمت میں رہے۔

۲۔ عبداللہ بن مسعودؓ آپؐ کے نعلین مبارک اور مسواک کے محافظ تھے۔

۳۔ عقبہ بن عامر جہنیؓ۔ یہ سفر میں آپؐ کا خچر ہانکا کرتے تھے۔ بعد میں مصر کے والی ہوئے۔

۴۔ اسلع بن شریکؓ۔ یہ حضور اقدسؐ کا اونٹ ہانکتے تھے۔

یہ لوٹا ہی لے جاؤ

راحت شکر گڑھ

حضرت ابو سہل صعلوکؒ ایک مرتبہ وضو کر رہے تھے ایک شخص آیا اور کچھ ضرورت کا اظہار کیا۔ دینے کے واسطے کوئی چیز پاس نہ تھی۔ فرمانے لگے تھوڑی دیر انتظار کرو میں وضو سے فارغ ہو جاؤں۔ جب وضو کر چکے تو فرمایا کہ یہ مٹی کا لوٹا جس سے وضو کر رہے تھے لے جاؤ اور کوئی چیز اس وقت ہے نہیں۔

ماں

ثریا انجم مانسہرہ

- ماں ایک خوشبو ہے جس سے سارا جہان مہک اٹھتا ہے۔
- ماں تو ہر دل کی آنکھ ہے۔
- ماں ہر معاشرے کی بینائی ہے۔ ماں تو ہر زندگی کی توانائی ہے۔
- ماں اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی ہے۔
- ماں اس دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔
- ماں سچا پیار ہے۔
- ماں تو ہر آرزو و رعنائی ہے۔

وہ نہیں ہے

راشد [illegible] مانسہرہ

(۱) وہ کلام نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہو۔
(۲) وہ عدالت نہیں جس میں انصاف نہ ہو۔
(۳) وہ علم نہیں جس میں دین کا تعلق نہ ہو۔
(۴) وہ محفل نہیں جس میں دین کی بات نہ ہو۔
(۵) وہ دل نہیں جس میں دوسروں کے لئے جگہ نہ ہو۔

ارشادات ہادی برحق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مشتاق کلاس ششم حدو بانڈے

- طالب علم کی موت شہادت ہے۔
- دنیا کی محبت برائیوں کا سرچشمہ ہے۔
- میں تم کو جھوٹ اور بہتان سے روکتا ہوں۔
- لوگوں کی ہیبت تم کو حق گوئی سے نہ روکے۔
- مساوات پیدا کرو۔ امتیاز نہ آنے دو تاکہ دلوں میں اختلاف نہ ہو۔

بقیہ: مباہلہ

کی پابندی عائد کر دی ہے۔ تو پھر اس قسم کے شوشے چھوڑوائے جاتے ہیں۔ اب حکومت یا تو مرزا طاہر کو کسی جگہ قرآنی مباہلہ پر مجبور کرے یا ہر قسم کی سرگرمیوں سے اس کو جبراً روک دے۔ جیسے کہ انگریزی دور میں بھی اس کو مختلف عدالتوں نے سخت تنبیہ کی تھی جس پر اس نے تو الہام شائع کر دیا کاش حکومت ایسا کر سکتی ہے جس کا یہ خود کاشتہ پودا تھا۔ تو پھر مسلم حکومت کیوں نہیں روک سکتی۔ جب ان کی تبلیغ پر پابندی ہے۔ تو ہزاروں کیسٹیں مرزا طاہر کی [illegible] پاکستان میں درآمد ہو رہی ہیں کیا یہ تبلیغ نہیں ان کے رسائل شائع ہوتے ہیں۔ شعائر اسلامی کی کھلم کھلا توہین ہو رہی ہے مگر حکومت بالکل خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ اقلیت کو اکثریت پر مسلط نہ کیا جائے۔ بلکہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کر کے ان کو اپنی حیثیت غیر مسلم تسلیم کرائی جائے حکومت کے ذمے جیسے ملک کی جغرافیائی حدود کی حفاظت ضروری ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ نظریاتی حدود کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے لہٰذا حکومت کو ایک تبلیغی ادارہ قائم کرنا چاہیے جو اندرون ملک اسلام کی تبلیغ اور غیر اسلامی نظریہ کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع کر سکے۔

اخبار ختم نبوت

حضرت عیسیٰ کا برطانیہ پر ملکیت کا دعویٰ

تمام ممبران پارلیمنٹ کیخلاف رٹ دائر کر دی گئی

لندن (ملت رپورٹ) شیفیلڈ کی ہائی کورٹ میں ایک شخص نے دعویٰ دائر کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ہے اور ملک برطانیہ اور یہاں موجود ہر چیز اس کی ملکیت ہے جس کے بعد ہائیکورٹ کے ڈسٹرکٹ رجسٹری نے ہاؤس آف کامنز کے ۶۴۹ ایم پی اور ہاؤس آف لارڈ کے تقریباً ۱۲۰۰ ارکان کو سمن جاری کر دیا ہے۔ کہ وہ ۱۴ دن کے اندر اس سمن کا جواب دیں اور اس دعویٰ کے سلسلہ میں شیفیلڈ میں ہائی کورٹ میں حاضر ہوں اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۸۰۰ ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ ان کی تعداد سے دوگنا زیادہ بیرسٹروں اور سالیسٹروں کو بھی شیفیلڈ پہنچنا پڑے گا۔ ٹوری ایم پی کی لیگل کمیٹی کے ایک سالیسٹر کینتھ ہنڈ نے کہا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد کے پیش نظر یہاں کونسل کے سٹیڈیم میں عدالت لگانا پڑے گی حضرت عیسیٰ ہونے کا جس شخص نے دعویٰ کیا ہے اس کا نام انتھونی بے ہل ہے۔ اس نے برطانیہ پر ملکیت کا دعویٰ کرتے ہوئے دس کروڑ پونڈ ہرجانہ کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ رجسٹری شیفیلڈ نے کہا ہے کہ اس نے رٹ کی سماعت منظور کر لی ہے لہذا رٹ کی ۱۸۰۰ نقول تیار کر کے ارسال کی گئی ہیں جبکہ سالیسٹر ہنڈ کا کہنا ہے کہ ارکان پارلیمنٹ کو یہ مقدمہ لندن منتقل کرا لینا چاہیئے اور حضرت عیسیٰ کی دائر کردہ رٹ کے خلاف درخواست دائر کرتے ہوئے اسے "مقدمہ باز" قرار دے کر مقدمہ خارج کرنے کی درخواست دینی چاہیئے۔

چراٹ سیمنٹ فیکٹری میں ختم نبوت رسالہ پر پابندی

نوشہرہ (نمائندہ ختم نبوت مختار حسن) مدرسہ تعلیم القرآن نوشہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس قائد مجلس جناب سراج نعمانی منعقد ہوا جس میں علاقہ میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیا گیا۔ اور سامراجی گماشتوں کی حرکات پر تشویش کا اظہار کیا گیا چراٹ سیمنٹ فیکٹری میں طویل عرصہ سے رسالہ ختم نبوت کثیر تعداد میں پہنچ رہا تھا۔ جس پر گزشتہ دنوں فیکٹری انتظامیہ نے پابندی لگا دی کہ کسی قسم کا مذہبی اور سیاسی لٹریچر فیکٹری کی حدود میں تقسیم یا مطالعہ نہیں کیا جاسکے گا۔ کارکنان ختم نبوۃ نے اس فیصلے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فیکٹری کا انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر اس یکطرفہ فیصلہ کو ختم

هُوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما، ۲ تا ۷ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ بزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

کرکے پابندی اٹھائے۔ وگرنہ کارکنان ختم نبوت راست اقدام کریں گے یاد رہے کہ پابندی کے باوجود رسالہ اب بھی وہاں متبادل طریقے سے تقسیم ہو رہا ہے۔ دوسری جانب نیشنل بنک نوشہرہ کے ڈی پی مسٹر ارشد قادیانی نے اپنی پروپیگنڈہ مہم تیز کی ہوئی ہے۔ کارکنان ختم نبوت نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی حرکات سے باز آجائے۔ اجلاس نے قائد مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا جان محمد صاحب اور حضرت مولانا فرید الرحمٰن صاحب جالندھری کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

ختم نبوۃ یوتھ فورس دہمتور ایبٹ آباد کا انتخاب

۱۔ سرپرست اعلیٰ قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی ۲۔ سرپرست دوم حاجی سلیمان خان ۳۔ نائب سرپرست لعل خان گھرانی ۴۔ صدر صوفی عبدالرحمٰن خان، ۵۔ نائب صدر پرویز خان ۶۔ نائب صدر دوم گل محمد خان ۷۔ جنرل سیکرٹری محمد اشرف خان ۸۔ جائنٹ سیکرٹری محمد ریاض مغل، ۹۔ سیکرٹری اشاعت سرفراز خان ۱۰۔ سیکرٹری مالیات محمد فاروق خان۔

کانفرنس برطانیہ سے شہروں کے مختلف اجتماعات سے خطاب

لندن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے انعقاد کے فوری بعد مختلف شہروں کا دورہ کیا آپ نے بلیکبرن کی جامع مسجد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کے دوران ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں کی شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا درس استاد مولانا منظور احمد الحسینی نے بلیک برن، بولٹن، مانچسٹر اور کوونٹری کا دورہ مکمل کر لیا آپ نے ان شہروں کی مختلف مساجد میں اجتماعات سے خطاب کیا اور ۲۰ ستمبر کو شہادت کانفرنس اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں شرکت کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ یہ کانفرنس مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی ۲۰ ستمبر کو جناب صدیق، جناب آفتاب احمد اور جناب شفقت مصطفےٰ کے ساتھ ڈل ٹاؤن ویلز میں جانا ہوا، جہاں انہوں نے چند قادیانیوں کو بالمشافہ اسلام کی دعوت دی۔

شبان ختم نبوت کا قیام

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں جامع مسجد نئی انارکلی رحمتہ اللہ سٹریٹ المعروف مسجد مولانا ابراہیم میں ایک اہم اجلاس بسلسلہ تشکیل نو "شبان ختم نبوت" لاہور منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا، سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اجمل قادری، سرپرست میاں عبدالرحمٰن صدر محمد بدر عالم، سینئر نائب صدر محمد صدیق نائب صدر محمد شفیق، جنرل سیکرٹری عمران ثاقب، سیکرٹری

اخبار ختم نبوت

نشر و اشاعت علی احمد، پروپیگنڈہ سیکریٹری محمد مشتاق اور خازن بشیر احمد۔

قاری عبدالحق انتقال کر گئے

اکوڑہ خٹک ممتاز عالم دین مولانا قاری عبدالحق حقانی گزشتہ اتوار کی شام سینکڑوں افراد کے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مدرسہ تجوید القرآن حقانیہ کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں دینی رہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مدرسہ تجوید القرآن حقانیہ کے بانی و مہتمم مولانا قاری عبدالحق حقانی طویل علالت کے بعد جمعہ کو کراچی میں انتقال کر گئے تھے اتوار کو ان کی میت یہاں لائی گئی شام ۴ بجے سینکڑوں افراد نے ان کو مدرسہ حقانیہ حق آباد کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا۔ نماز جنازہ ممتاز عالم دین مولانا عبدالغفور نے پڑھائی۔

مکتبہ اشاعت اسلام کا افتتاح

برمنگھم (پ ر) جمعیت علماء برطانیہ کے مرکزی دفتر اور جمعیت کے ہی زیر اہتمام قائم کئے جانے والے مکتبہ اشاعت اسلام کے افتتاح کی خصوصی تقریب کی صدارت شیخ المشائخ مولانا خان محمد امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی مولانا عبدالرشید ربانی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء برطانیہ نے کہا کہ جمعیت نے جہالت کے اور فساد کے خاتمہ کا عہد کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے کہا کہ ہماری اصل متاع سنت نبوی ہے مولانا محمد اسحاق مدنی دہلی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری بقاء کا راز فقط مقصد کے جہاد عزم اور اس کے لئے جدوجہد میں ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے ختم نبوت کے سلسلہ میں جمعیت علماء برطانیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں جمعیت علماء برطانیہ کے تمام رہنماؤں کے علاوہ مولانا منظور احمد الحسینی نے بھی شرکت کی۔ یاد رہے کہ یہ مکتبہ پورے برطانیہ کا واحد کتب خانہ ہے جس میں تفاسیر و احادیث فقہ، اصول فقہ تاریخ و سیرت اور دیگر تمام کتب رکھی گئی ہیں اور معمولی نفع پر برطانیہ کے مسلمانوں کی خدمت کی جاتی ہے۔

اگر جرأت ہے تو مرزا طاہر میدان میں آئے۔

حافظ محمد اقبال رنگونی

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) مانچسٹر اسلامک اکیڈمی کے سربراہ حافظ محمد اقبال رنگونی نے نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کے مباہلہ کا چیلنج قبول کر لیا گیا ہے۔ اس لیے مرزا طاہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ جگہ اور وقت کا تعین کر کے اعلان کرے۔ آپ نے کہا کہ مرزا طاہر نے جنرل ضیاء، شرعی کورٹ کے جج صاحبان اور علماء کے نام مباہلہ کا اعلان کر کے عوام کو ورغلانے کی جو سعی کی ہے وہ کبھی کامیاب نہ ہوگی کیونکہ مباہلہ اسلام اور قادیانیت کے درمیان ہے۔ اور دنیا کے کسی خطے سے بھی متعلق مسلمان اس مباہلہ کو قبول کر سکتا ہے اور قبول کیا ہے۔ علماء کے سوا عامۃ الناس کا ایک عظیم لشکر اس مباہلے کے لیے تیار ہے۔ جس طرح جنرل ضیاء سے لے کر علماء مرزا قادیانی کو اس کے دعویٰ رسالت کی بناء پر کافر قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح عوام الناس بھی مرزا قادیانی کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسلامک اکیڈمی میں جمعہ کے موقع پر حاضرین کی کثیر تعداد نے اپنے ہاتھ بلند کر کے مباہلہ کو قبول کرنے کا اعلان کیا ہے اور چیلنج دیا ہے کہ مرزا طاہر دنیا کے کسی بھی خطے میں وقت اور جگہ کا تعین کرے انشاء اللہ ختم نبوت کے پروانے اس مقام پر حاضر ہو جائیں گے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ مناظرہ و مباہلہ مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے مگر جب کسی نے آمنے سامنے ہونے کا اعلان کیا تو مرزا قادیانی نے ہمیشہ راہ فرار اختیار کی اور مختلف حیلے بہانے تراش کر اپنی فتح کا جشن منانا چاہا۔ مرزا طاہر اگر اپنے دادا کی روش پر عمل کریں تو اور بات ہے لیکن اگر وہ واقعی مخلص ہیں تو انہیں بالمشافہ مباہلہ کے لیے اعلان کرنا ضروری ہے۔

30 دجالوں سے ایک

آمنہ رحمٰن غلام آباد، فیصل آباد

میرے ماما ابو حافظ محمد یوسف صاحب دین اسلام کے بارے میں بڑی اچھی اچھی باتیں بتایا کرتے ہیں۔ کئی مرتبہ انہوں نے ائمۃ الکفر دجالین کے بارے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا کہ امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑی مصیبت ائمہ ضلالت کا وجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح مستقبل میں ہونے والے مفاسد و فتن کی علامات دی اسی طرح ائمہ ضلالت یعنی دجالین کے مکر و فریب اور دغابازی سے بھی خبردار فرمایا۔ تاکہ دجال فتنہ انگیزیاں ایمان والوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا۔

"قیامت قائم نہ ہو گی جب تک ۳۰ دجال و کذاب ظاہر نہ ہو لیں ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہو گا کہ وہ اللہ کا نبی یعنی فرستادہ ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی تعداد زیادہ آئی لیکن اس زمرے میں وہ جھوٹا مدعی نبوت آئے گا۔ جسے شہرت حاصل ہو جائے اور اس کے پیروکاروں کی تعداد بھی خاصی ہو جائے جیسا کہ مرزا قادیانی کا پیدا کردہ فتنہ جو اگرچہ قلیل تعداد میں ہے لیکن وہ شیطان کی طرح مشہور بھی ہے۔ اور اس کا فتنہ تھوڑی بہت تعداد میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کانا دجال ظاہر ہو گا اور اس سے پہلے تیس دجال و کذاب آئیں گے۔ نیز فرمایا وہ تمہارے سامنے

ایسا طریقہ پیش کریں گے جس پر تم پہلے نہ ہوگے۔ اور غلط طریقوں سے دین کو بگاڑیں گے۔ فرمایا اگر تم ایسے کو پاؤ تو ان سے الگ رہو اور بُرا نہ مانو۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت ہیں کہ آخری زمانے میں جھوٹے مدعی نبوت ظاہر ہوں گے وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ صرف تم نے بلکہ تمہارے اباؤ اجداد نے بھی نہ سنی ہوں گی۔ خبردار ان سے بچنا اور اپنے ایمان کو ان سے محفوظ رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (خلاصہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مرزا قادیانی کے دعاوی اور نظریات کو دیکھیں تو وہ ان کا صحیح مصداق ہے کیونکہ اس نے ایسی ایسی باتیں دین میں گھڑ کر پیش کیں جو تیرہ صدیوں میں کسی بھی مفسر، محدث، مجتہد اور عالم دین نے پیش نہیں کیں۔ پس معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی تیس دجالوں میں سے ایک ہے۔

علم

قاری عبداللہ آلانیؒ بگرام حال ہری پور

علم کے پیالے کو اپنے ہونٹوں سے لگا لو علم کا جو گھونٹ بھی تمہارے حلق میں اترے گا تمہارے دل و دماغ کو روشن کرے گا یہی وہ روشنی ہے۔ جو تمہیں تنگ سے تنگ اور مشکل سے مشکل راستوں سے گزار کر منزل مقصود تک لے جائے گی۔

خوب صورت چہروں کی تلاش مت کرو کیونکہ ہر چمک والی چیز سونا نہیں ہوتی جلتی ہوئی شمع کے مانند بن جاؤ جو دوسروں کو تو روشنی بخشتی ہے لیکن خود گھل گھل کر ختم ہو جاتی ہے۔

بقیہ: مریم صدیقہ

کی وجہ سے ہدایت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

قادیانیو! مرزا غلام احمد کے متبع بن کر تم اسلام سے کس قدر دور جا پڑے ہو۔ اس دن کی فکر کرو جس کے متعلق صاف الفاظ میں بتلا دیا گیا ہے۔

تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون
الم تکن اٰیٰتی تتلیٰ علیکم فکنتم بھا تکذبون

آگ ان کے چہروں کو جھلس رہی ہوگی اور اس میں پیچ و تاب کھائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم پر میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھیں اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔

بقیہ: قادیانی تفسیر

والدین کے گھر اولاد کا پیدا ہونا بند۔

بالکل ٹھیک اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا بھی بند۔

۱۔ اگر قرآن نے آسمانی کتابوں کا خاتمہ کر دیا۔

۲۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے تمام شریعتوں کا خاتمہ کر دیا۔

۳۔ اگر مرزا صاحب نے اپنے والدین کے گھر اولاد پیدا ہونے کا خاتمہ کر دیا۔

بالکل ٹھیک اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد نبوت کا خاتمہ کر دیا۔

ہماری تمام بحث لفظ خاتم سے ہے۔ لفظ خاتم نہیں بدلے گا۔ گز ریشم کو بھی اسی طرح ماپتا ہے۔ جس طرح کھدر کو کپڑا تو بدل جاتا ہے۔ لیکن گز نہیں بدلا کرتا لفظ خاتم نہیں بدلے گا۔ وہ اپنے معنی پورے پورے دے گا۔ اگر قادیانی حضرات پیمانہ کو بدلیں گے تو یہ اُن کے جھوٹا ہونے کی صریح دلیل بن جائے گی۔

بقیہ: شرم تم کو مگر نہیں آتی

رکھتی ہے کہ گویا یہ تحریک بہائیت یہودیت کی طرف رجوع

ہے۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں۔ بلکہ اجنبی ہے۔ "حرف اقبال صـ۱۲۳"

"اب احمدیت کی روح پر غور کرنا ہے اس کے ماخذ اور اس امر کی بحث کہ قبل اسلام مجوسی تصورات نے اسلامی تصوف کے ذریعہ بانی احمدیت کے ذہن کو کس طرح متاثر کیا بے حد دلچسپ ہوگی

(حرف اقبال صـ۱۵۳)

ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق ہے۔ کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔

(حرف اقبال صـ۱۳۰)

علامہ کا تو بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی سے متعلق یہ ارشاد " جاوید نامہ صـ۲۳۰ میں شائع ہو کر مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔

آں نیا ایران بود وایں ہندی نژاد!
آں زحج بیگانہ وایں از جہاد!
سینہ با از گرمی قرآں تہی!
از چنیں مرداں چہ امید بہی!

بقیہ: موسیقی

جائے۔ جو نحوسات والے اپنی روش سے باز نہ آئیں ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ عوامی وفود ریڈیو اور ٹی وی کے ذمہ داروں سے متعلقہ وزارت سے ملیں فواحش کے انسداد کا کام اگر کوئی جماعت یا انجمن لے کر اٹھے جس پر کوئی سیاسی چھاپ نہ ہو جس میں ہر شعبہ زندگی کے حضرات شامل ہوں جو صرف اور صرف اسی مقصد کام کو اپنا محور اور مقصد بنا کر سرگرم ہوں تو ان شاء اللہ اس کے لئے خود نئے راستے نظر آئیں گے۔ اللہ انسداد فواحش کی ہمیں توفیق بخشے (آمین)

بقیہ: حسان بن ثابت

چونکہ یہ بات بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو بھی حضرت حسانؓ کی طرح سچا عاشق رسول بنائے (آمین) تفصیل کے لیے دیوان حسانؓ کا مقدمہ اور قصائد ثلاثہ کا مقدمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اصحاب اربع

قمر حجازی اوکاڑہ

تمام اصحاب میں کیا شان ہے اصحاب اربع کی
سراسر زندگی قرآن ہے اصحاب اربع کی

حضور پاک کے نقش قدم پر زندگی کاٹے
محمدؐ کی غلامی جان ہے اصحاب اربع کی

بنے یاروں میں دو خسر اور دو داماد حضرت کے
بڑی ہی منفرد پہچان ہے اصحاب اربع کی

بلند عظمت میں بوبکر و عمر، عثمان و حیدر ہیں
زمانے میں انوکھی آن ہے اصحاب اربع کی

زمانے کو سکھایا ہے سلیقہ حکمرانی کا!
خلافت رشد کا عنوان ہے اصحاب اربع کی

بہت اونچا ہے ان کا مرتبہ باہم مروت میں
اخوت بھی عظیم الشان ہے اصحاب اربع کی

خدا نے خود کہا قرآں میں، میں ان سے راضی ہوں
شہادت بیعت رضوان ہے اصحاب اربع کی

مرے اصحاب کے پیرو سبھی جنت میں جائیں گے
حدیث مصطفےٰ برہان ہے اصحاب اربع کی

ہے شرح صدر بیشک روشنیٔ نقش پا ان کے
محبت منزل عرفان ہے اصحاب اربع کی

یہاں صدق و صفا علم و حیا کے پھول کھلتے ہیں
صبائے زندگی مہمان ہے اصحاب اربع کی

ہم ان کے واسطے سب اپنا تن من دھن لٹا دیں گے
زباں حامی علی الاعلان ہے اصحاب اربع کی

فرشتے بدر میں لاکھوں قطار اندر قطار اترے!
قمرؔ فوجِ ظفر سامان ہے اصحابؓ اربع کی!

بقیہ: معجزات

ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ کھانا تو بالکل تھوڑا ہی ہے اور رسول اللہ بہت سے لوگوں کو ساتھ لا رہے ہیں۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

ابوطلحہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ گھر میں تشریف لائے اور ام سلیم سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ انہوں نے وہی جو کی روٹیاں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا ان کو چورا کر دو۔ ام سلیم نے چورا کر کے گھی کے برتن سے گھی نچوڑ کر روٹیوں کا مالیدہ بنا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ پڑھ کر فرمایا کہ دس آدمیوں کو آنے دو چنانچہ دس آدمی آئے اور پیٹ بھر کر کھا گئے۔ اسی طرح دس دس کر کے سب لوگ آسودہ ہو گئے ستر یا اسی آدمی تھے سب نے اس کھانے سے پیٹ بھر کر کھا لیا چند جو کی روٹیوں کے مالیدہ سے ستر اسی آدمیوں کا سیر ہو کر کھا لینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہوا۔

ان

ان معجزات کے بیان جن کا تعلق حیوانات سے ہے

اس باب کی تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل ان معجزات کے بیان میں جو حلال جانوروں سے متعلق ہیں۔ دوسری فصل ان معجزات کے بیان جو درندوں وغیرہ غیر ماکول و حرام جانوروں سے متعلق ہیں تیسری فصل ان معجزات کے بیان میں جن کا تعلق اجزائے حیوانیہ کے ساتھ ہے۔

ان معجزات کے بیان میں جنکا تعلق حلال جانوروں سے ہے

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات مدینہ والوں کو دشمن کا اندیشہ ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تحقیق کرنے کی غرض سے تنہا تشریف لے گئے۔ وہ گھوڑا بہت کمزور اور سست چال تھا جب آپ اس پر سوار ہو کر واپس تشریف لاتے تو فرمایا کہ میں نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا۔ اس کے بعد آپ کی برکت سے وہ اتنا تیز ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔

صحیحین میں جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک جہاد کے سفر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میرا اونٹ تھک کر چلنے سے ہار گیا۔ آنحضورؐ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا کہ تھک گیا ہے۔ آپ نے پلٹ کر اس اونٹ کو ہانکا۔ اور دعا فرمائی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ میرا اونٹ سب سے آگے رہا کرتا تھا۔

اس کے بعد آپ نے اونٹ کا حال پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کی برکت سے اچھا حال ہے۔ اس کے بعد آپ نے چالیس درہم کے عوض وہ اونٹ مجھ سے خرید لیا اور مدینہ تک سوار ہو کر چلنے کی اجازت بھی مجھ کو دے دی جب میں مدینہ پہنچ کر اونٹ دینے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے وہ اونٹ مجھ کو واپس کر دیا۔ اور اسکی قیمت کے چالیس درہم بھی مجھ ہی کو دے دیئے۔

شرح السنۃ میں یعلی بن مرہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چیزیں دیکھیں اور آپکے تین معجزے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ کا گزر ایک پانی کھینچنے والے اونٹ پر ہوا۔ اونٹ آپ کو دیکھ کر کچھ بولا پھر گردن زمین پر رکھ دی۔ آپ وہیں ٹھہر گئے اور اونٹ کے مالک کو بلایا۔ آپ نے مالک سے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا کہ ہم بلا قیمت آپ کی نذر کرتے ہیں۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اونٹ جن لوگوں کا ہے ان کے گھر کی پوری روزی اسی سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور اسی کی کمائی پر ان کا دارو مدار ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو میں اس اونٹ کو نہیں خریدوں گا۔ ہاں یہ بات یاد رکھو کہ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ اس سے کام زیادہ لیا جاتا ہے۔ اور کھانے کو کم دیا جاتا ہے تم اس کو اچھی طرح رکھو۔

یہ معجزہ آپ کا جانوروں سے متعلق ہے یعلی کہتے ہیں کہ ہم آگے بڑھے ایک جگہ اتر کر آرام کرنے لگے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے تو میں نے دیکھا کہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کو ڈھانک لیا پھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ آنحضور بیدار ہوئے اور میں نے اس درخت کا حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ درخت اللہ سے اجازت لے کر مجھ کو سلام کرنے آیا تھا۔

یہ معجزہ نباتات سے متعلق ہے یعلی کا بیان ہے کہ ہم آگے بڑھے اور ایک دریا کے پاس پہنچے۔ وہاں ایک عورت اپنے پاگل لڑکے کو لائی۔ آنحضور نے اس کی ناک پکڑ کر فرمایا نکل جا میں محمد رسول اللہ ہوں ہم لوگ وہاں سے آگے چلے گئے واپسی پر اس ندی کے پاس پھر عورت ملی۔ اس سے پاگل لڑکے کا حال آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تو اس نے کہا کہ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اس دن سے میرا لڑکا اچھا بالکل اچھا ہے کوئی مرض نہیں رہا۔

نعت شریف

(مولانا عبدالعزیز شوقی)

اللہ بنا دے مجھے دیوانہ نبیؐ کا
ہو جائے میرا نام بھی مستانہ نبیؐ کا
ہر لحظہ زباں پر ہے میری نام محمدؐ
میں ذکر کیا کرتا ہوں روزانہ نبیؐ کا
شاہان زمانہ کو رہی جس کی تمنا
اعجاز تھا وہ رتبہ فقیرانہ نبیؐ کا
طیبہ کو جہاں چلتے ہیں توحید کے ساغر
میخانہ نبیؐ کا ہے وہ میخانہ نبیؐ کا
کیوں شمع رسالت پہ کروں جان نہ قرباں
مسلم ہوں مجھے کہتے ہیں پروانہ نبیؐ کا
اے قصۂ اسکندر و دارا کے فدائی
سن لے یہ ذرا شوق سے افسانہ نبیؐ کا
شوقیؔ کو رہے فقط حسرت یہ دل میں
اللہ دکھا دے مجھے کاشانہ نبیؐ کا

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160